ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد16 | جمعۃ المبارک 06 فروری 2009ء | 11 صفر 1430 ہجری قمری ❁ 06 تبلیغ 1388 ہجری شمسی | شمارہ 06

مقدس خانوادہ

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”ہم وہ اہل بیت ہیں جن کے لئے خدا نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے“۔

(سنن ابن ماجہ کتا ب الفتن با ب خروج المہدی حدیث نمبر4072)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔

”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی تم میں زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں خدا کی لعنت سے خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 12)

”جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔“ (کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد19 ص 19)

”کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔“ (کشتی نوح ۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 12تا20)

”میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے۔ یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جائے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الحجرات:12) تم ایک دوسرے کا چڑ کر نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق وفجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو، تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم ومعظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (الحجرات:14)۔“

(ملفوظات جلد 1صفحہ 23)

اداریہ

ہماری پہچان

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کی عمر ایک سو سال سے زائد ہو چکی ہے۔ اس عرصہ میں کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں صداقت کے مخالفوں اور ظلمت کے دلدادوں نے جماعت کی مخالفت میں کوئی کمی رہنے دی ہو۔ جہاں یہ ایک لمبی تکلیف دہ داستان ہے وہاں اس کا دوسرا رخ بہت ہی خوش کن اور حوصلہ افزا ہے۔ ہر مشکل، ہر مخالفت، ہر اعتراض، ہر جھوٹ، ہر حیلہ و بہانہ جو جماعت کو کمزور و پریشان کرنے کے لئے کیا گیا وہ خدائی تائید و نصرت کا ایک نشان و جلوہ بن جانے کی وجہ سے نتیجۃً جماعت کی ترقی، بہتری اور بھلائی کا ذریعہ بن گیا۔

خدائی تائید و نصرت سے ہماری جماعت جو اپنے پس منظر کے لحاظ سے مختلف و متفرق بلکہ پراگندہ ماحول میں سے کشید ہو کر بنی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں اور مختلف خاندانوں کے افراد ہی نہیں بلکہ ہندو، سکھ، عیسائی اور دوسرے مذاہب اور مختلف تمدن و تہذیب رکھنے والے افراد شامل ہوئے۔ مگر صحیح اسلامی تعلیم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور خلافت و تنظیم کی برکت سے ایک منفرد اکائی میں ڈھل کر اپنی مخصوص پہچان اختیار کرتے چلے گئے اور یہ تبدیلی اتنی نمایاں اور خوشکن تھی کہ مخالف بھی اپنی مخالفت کے باوجود اس کو مانتے اور تسلیم کرتے رہے۔ ایسے خیالات و تبصروں کو اگر جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔

مثلاً پاکستان کے مشہور فلسفی شاعر علامہ اقبال نے جماعت کو ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ قرار دیا۔ مشہور صحافی مولانا ظفر علی خان نے جماعت اور امام جماعت کی قرآن دانی کا اقرار کرتے ہوئے مخالفوں کی ناکامی کی پیشگوئی کی۔

ایک اور مشہور صحافی نے لکھا کہ احمدی گناہوں اور بدیوں سے ڈرتے ہی نہیں اس سے بدکتے ہیں۔

جماعت کی مخالفت سے شہرت حاصل کرنے والے ایک اور مشہور صحافی نے اعتراف کیا کہ جماعت کی مخالفت پہاڑ جیسی شخصیات نے کی مگر وہ ناکام رہے اور جماعت برابر ترقی کرتی جا رہی ہے۔

یہ تو وہ گواہیاں ہیں جو باقاعدہ پریس میں ریکارڈ میں آ چکی ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں کہ جب انہیں کسی احمدی کے ساتھ رہنے یا اس سے معاملہ کرنے کا اتفاق ہوا تو اسے یہ کہنا پڑا کہ پتہ نہیں ہمارے علماء آپ کو غیر مسلم کیوں کہتے ہیں۔ آپ تو ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔

جماعت کا پھیلاؤ اور یہ تاثرات بالعموم برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دنیا بھر میں پھیل چکی ہے اور اس لحاظ سے جماعت کی ذمہ داری میں بہت اضافہ ہو گیا ہے کہ ہم اپنی بہتر پہچان اور تشخیص کو قائم رکھنے بلکہ اسے اور بہتر بنانے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کریں۔

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے نظام وصیت کو بہتر و وسیع کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بہت ہی اچھے نتائج حاصل ہوئے ہیں اور جماعت نے قربانی اور اخلاص کی اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے مطالبے اور ٹارگٹ سے بڑھ کر اس تحریک میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اس سے قبل حضرت مصلح موعودؓ نے ''تحریک جدید'' کے نام سے جو تحریک فرمائی تھی اس کے پھل اور برکات ساری دنیا میں نظر آ رہے ہیں۔ وصیت ہو یا تحریک جدید اس میں مالی قربانی کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی پہلے روحانی ترقی اور اخلاق فاضلہ کے حصول کے تقاضے اور مطالبات موجود ہیں۔ اگر ان مطالبات اور تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے حصول کی کوشش کی جاوے تو یقیناً یہ ہماری بین الاقوامی پہچان و تشخص بن جائے گی۔

ہماری ذیلی تنظیموں کے لائحہ عمل میں معین طور پر اس امر کی رہنمائی موجود ہے۔ ہم اپنے پیارے امام کی نصائح اور ہدایات کے مطابق ان شعبوں کو جماعتی اور عالمی ضرورتوں اور وسعتوں کے مطابق ڈھالتے ہوئے جماعت کے ہر فرد کی ضرورت اور بہتری کو نظر میں رکھتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیاروں کو بہتر بناتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور جماعت کی ترقی و بہتری کے ایسے نئے میدان اور نئی بلندیاں حاصل کر سکتے ہیں جن سے افراد جماعت کی خوشی، سکون، اطمینان میں اضافہ ہی نہیں خاموش و مؤثر تبلیغ کے ایسے راستے نکلتے چلے آئیں گے جن کے آگے کوئی مخالفت، کوئی قانون، کوئی ضد اور تعصب روک نہیں بن سکیں گے۔

جمعۃ المبارک کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔ اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)

فضل مولیٰ سے مسلمانو مسلمان ہیں ہم　　اس کے محبوب کے تابع فرمان ہیں ہم
یہ بھی معلوم رہے صاحبِ قرآن ہیں ہم　　آلِ احمد پہ دل و جان سے قربان ہیں ہم
شرک و بدعت سے ہیں بیزار فدائے توحید　　حامیٔ دینِ متین۔ ماحیٔ بطلان ہیں ہم
ہم کو آتا ہی نہیں غیر کا کلمہ پڑھنا　　ہے تمیز اتنی ہمیں، حامل فرقان ہیں ہم
ربّ ہمارا بھی وہی ہے جو ہے ربّ عالم　　دل کے کانوں سے سنو، آیت رحمان ہیں ہم
ہم ملائک کے بھی قائل ہیں قیامت کے مقرّ　　کیوں نہ مانیں، کوئی مجنون ہیں، نادان ہیں ہم؟
ہم کو محبوب ہے صلوٰۃ زکوٰۃ وحج بھی　　آپ لوگوں کی طرح حامیٔ رمضان ہیں ہم
خرق عادت ہو کہ اعجاز برنگ قرآں　　ہم کو انکار نہیں طالب ایمان ہیں ہم
ہم سے پوشیدہ نہیں مُردوں کا زندہ ہونا　　زندہ ہیں، مُردہ نہیں، صاحبِ عرفان ہیں ہم
شائقِ علم و ہنر طالبِ دین قیّم　　عدل کی کان ہیں، انصاف کی دکّان ہیں ہم
دل کے آئینہ پہ ہے زنگِ غبارِ غفلت　　زنگ اڑ جائے تو، پھر مرآۃِ رحمان ہیں ہم
کردیا دین کو کامل دئے انعام تمام　　اس خداوند کے گرویدۂ احسان ہیں ہم
معنیٔ ختم نبوت کو نبیؐ سے بڑھ کر　　کوئی کیا سمجھے گا اس بات میں حیران ہیں ہم
مسندِ حضرتِ احمد پہ مسیحا کا نزول؟　　ایسے انکار پہ تقلید کے قربان ہیں ہم
وہ نہیں قتل ہوا اور نہ مصلوب ہوا　　نہ یہودی ہیں، نہ عیسائی، مسلمان ہیں ہم
تبر سے چرخ پہ اور چرخ سے پھر سوئے زمیں　　اس مساحت پہ مسیحاؑ کے بھی حیران ہیں ہم
جن کا پہلے ہی ہوا رفع الی اللہ مر کر　　آسماں سے انہیں بلوا کے پشیمان ہیں ہم
سخت افسوس ہے خود دین کے دشمن بن کر　　حضرت شیخ یہ کہتے ہیں نگہبان ہیں ہم
دین میں کر کے خیانت وہ دئے جاتے ہیں　　اُلٹا الزام ہمیں، باعث نقصان ہیں ہم
کر کے مامور کی تکفیر خدا کے بندے　　گھر میں اللہ کے کہتے ہیں مسلمان ہیں ہم
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ، یہ نور　　ایسا چمکا ہے کہ صد دیدۂ حیران ہیں ہم

(حسن رہتاسی۔مرحوم)

حصارِ حِفظ واماں میں ہے ''کُلَّ مَنْ فِی الدَّار''

یہ ہم سے ہو نہ سکا مصلحت نباہ رکھنا
سجن سے پیار، عدُو سے بھی رسم و راہ رکھنا
ترا جمال نگاہوں میں آ کے یوں ٹھہرا
کہ پھر گوارا نہ تھا اور کسی سے چاہ رکھنا
رُخِ سحر کی تمنّا میں دل پہ کیا گزری
ستارۂ شبِ ہجراں کو تم گواہ رکھنا
دیارِ حُسن کی چاہت بکھر نہ جائے کہیں
یہ آرزو دل ناداں میں بے پناہ رکھنا
شب گمان جو آئے رہِ مسافرِ دل
دیئے یقیں کے اندھیروں میں گاہ گاہ رکھنا
ہمیں بھی صحنِ چمن میں ہے جستجوئے بہار
ہمارے نام بھی شامل یہ اِک گناہ رکھنا
حصارِ حِفظ واماں میں ہے ''کُلَّ مَنْ فِی الدَّار''
ہمیں ضرور نہیں اسلحہ و سپاہ رکھنا
سلگتے ذہنوں سے اٹھنے لگا ہے پھر سے دھواں
''امن کا پیام اور اِک حرفِ انتباہ'' رکھنا

(ڈاکٹر فضل الرحمن بشیر۔ موروگورو۔ تنزانیہ)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر28

فتنہ صیہونیت کے خلاف زبردست اسلامی تحریک

دنیا کی تمام بڑی بڑی اسلام دشمن طاقتیں ایک لمبے عرصے سے فلسطین میں یہودیوں کو وسیع پیمانے پر آباد کرتی رہی تھیں۔اس خوفناک سازش کا نتیجہ بالآخر 16 مئی1948ءکو ظاہر ہو گیا جبکہ برطانیہ کی عمل داری اور انتداب کے خاتمہ پر امریکہ، برطانیہ اور روس کی پشت پناہی میں ایک نام نہاد صیہونی حکومت قائم ہوگئی اور دنیائے اسلام کے سینہ میں گویا ایک زہر آلود خنجر پیوست کر دیا گیا۔

اس نہایت نازک وقت میں جبکہ ملت اسلامیہ زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار تھی حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعودؓ نے عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایک بار پھر پوری قوت سے جھنجھوڑا۔انہیں مغربی طاقتوں اور صیہونی حکومت کے درپردہ تباہ کن عزائم سے قبل از وقت آگاہ فرمایا اور اس فتنہ عظمٰی کے منظّم مقابلہ کے لئے نہایت مفید تجاویز پر مشتمل ایک قابل عمل دفاعی منصوبہ پیش کیا۔

چنانچہ حضورؓ نے خاص اس مقصد کے لئے ’’اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃ‘‘ کے نام سے ایک حقیقت افروز مضمون سپرد قلم فرمایا جس میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے فوراً ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے اور اس کے خلاف سردھڑ کی بازی لگا دینے کی زبردست تحریک فرمائی۔ذیل میں ’’الکفر ملۃ واحدۃ‘‘ کا مکمل متن بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَاحِدَۃ

وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے دی گئی تھی۔وہ دن جس کی خبر توریت اور انجیل میں بھی دی گئی تھی۔وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیش ناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جارہا ہے۔امریکہ اور روس جو ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر آمادہ ہو رہے ہیں اس مسئلہ میں ایک بستر کے دوساتھی نظر آتے ہیں۔اور عجیب بات یہ ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں بھی یہ دونوں متحد تھے۔دونوں ہی انڈین یونین کی تائید میں تھے اور اب دونوں ہی فلسطین کے مسئلہ میں یہودیوں کی تائید میں ہیں۔آخر یہ اتحاد کیوں ہے؟ یہ دونوں دشمن مسلمانوں کے خلاف اکٹھے کیوں ہو جاتے ہیں؟اس کے کئی جواب ہو سکتے ہیں مگر شاید ایک جواب جو ہمارے لئے خوشکن بھی ہے زیادہ صحیح ہو۔یعنی دونوں ہی اسلام کی ترقی میں اپنے اداروں کی پامالی دیکھتے ہوں جس طرح شیر کی آمد کی بو پا کر کتے اکٹھے ہو جاتے ہیں شاید یہ دونوں ہی اپنی دوربین نگاہوں سے اسلام کی ترقی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔شاید اسلام کا شیر جو ابھی ہمیں بھی سوتا نظر آتا ہے بیداری کی طرف مائل ہے۔شاید اس کے جسم پر ایک خفیف سی کپکپی وارد ہو رہی ہے جو ابھی دوستوں کو تو نظر نہیں آتی مگر دشمن اس کو دیکھ چکا ہے۔اگر یہ ہے تو حال کا خطرہ مستقبل کی ترقی پر دلالت کر رہا ہے مگر ساتھ ہی مسلمانوں کی عظیم الشان ذمہ داریاں بھی ان کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔یہ عجیب بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں اور یہ عجیب تر بات ہے کہ اسی قوم کا ایک حصہ مسلمان ہو کر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے۔آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے۔کشمیر کی جنگ میں بھی کاشر یعنی کشمیری کا نام سننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں بھی کاشر شہر کا ذکر بار بار آرہا ہے۔اسی کاشر کے نام پر کشمیر کا نام کاشر رکھا گیا تھا۔جواب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ کہ یہ کاشر ہے یعنی سیریا کی طرح۔

حال ہی میں کشمیر میں ایک آزادی کا دن منایا گیا ہے جن میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کشمیری دل سے ہندوستان کے ساتھ ہیں۔اس مظاہرے میں روس کے نمائندہ نے خصوصیت کے ساتھ حصہ لیا اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کشمیر کے معاملہ میں روس ہندوستان کے ساتھ ہے۔کیوں ہے؟ یہ تو مستقبل ثابت کرے گا۔ہے!اسے روس کے نمائندے نے ثابت کر دیا ہے۔کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کے لئے نہایت اہم ہے۔کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے۔فلسطین ہمارے آقا و مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں بھی یہودی ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بےشرمی اور بےحیائی سے ان کی ہر قسم کی مخالفتیں کرتے رہے تھے۔اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوئی تھیں۔کسریٰ کو رسول کریم ﷺ کے قتل کروانے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔خدا نے ان کا منہ کالا کیا مگر انہوں نے اپنے خبث باطن کا اظہار کر دیا۔غزوۂ احزاب کی لیڈری یہود ہی کے ہاتھ میں تھی۔سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا مکہ والوں میں ایسی قوت انتظام تھی ہی نہیں یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔خدا نے ان کا بھی مونہہ کالا کر دیا مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔رسول کریم ﷺ کے اصل دشمن مکہ والے تھے مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکہ سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔آپ جب طائف گئے اور ملک کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے مگر پھر آپ کو لوٹ کر مکہ آنا پڑا تو اس وقت مکہ کا ایک شدید دشمن آپ کی امداد کے لئے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فلسطینی احمدیوں کے ساتھ۔حضور کے بائیں جانب مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ فلسطین ہیں

آگے آیا اور مکّہ میں اس نے اعلان کر دیا کہ مَیں محمد رسول اللہ ﷺ کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں اپنے پانچوں بیٹوں سمیت آپ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی پر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کر دیں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی۔اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے۔یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔اس کے مقابلہ میں بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم ﷺ کو اپنے گھر پر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کے منصوبہ کی خبر دی اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا آپ کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر بھی بچا لیا مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس بات کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے۔عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہیں۔اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلاف کو بھول کر متحدہ طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں یہ طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ظاہر ہے کہ نہ عربوں میں اس کے مقابلہ کی طاقت ہے اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے۔**سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے۔سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت کا ہے۔دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا۔**امریکہ کا روپیہ اور روس کے منصوبے اور ہتھکنڈے دونوں ہی غریب عربوں کے مقابل پر جمع ہیں۔جن طاقتوں کا مقابلہ جرمنی نہیں کر سکا عرب قبائل کیا کر سکتے ہیں۔ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہئے۔میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑا سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑا نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں اور شاید روس تو ان کو اپنا بیڑہ نذر کے طور پر پیش بھی کر دے۔

مَیں نے متواتر اور بار بار مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ روس مسلمانوں کا شدید دشمن ہے لیکن مسلمانوں نے سمجھا نہیں۔جو بھی اٹھتا ہے وہ محبت بھری نگاہوں سے روس کی طرف دیکھنے لگ جاتا ہے اور روس کو اپنی امیدوں کی آماجگاہ بنالیتا ہے حالانکہ حق یہی ہے کہ سب سے بڑا دشمن مسلمانوں کا روس ہے۔امریکہ یہودیوں کے ووٹ کی بناء پر یہودیوں کی مدد کر رہا ہے اور روس عرب ملکوں میں اپنا اڈہ جمانے کے لئے یہودیوں کی مدد کر رہا ہے۔رویہ ایک ہے مگر بواعث مختلف ہیں اور یقیناً روس کے عمل کا محرک امریکہ کے عمل کے محرک سے زیادہ خطرناک ہے لیکن چونکہ عمل دونوں کا ایک ہے اس لئے بہرحال عالم اسلامی کو روس اور امریکہ دونوں کا مقابلہ کرنا ہوگا مگر عقل اور تدبیر سے، اتحاد اور یک جہتی سے۔میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو انہیں کوئی مار نہیں سکے گا لیکن میری یہ امیدیں کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔کشمیر کی لڑائی کو آٹھ مہینے ہو چکے ہیں لیکن اب تک مسلمانوں نے اس پہلو کے کانٹے کے متعلق بھی عقل مندی اور ہوشیاری کا ثبوت نہیں دیا۔فلسطین کا خطرہ تو دور کا خطرہ ہے خواہ زیادہ اہم ہے وہ انہیں بیدار کرنے میں کہاں کامیاب ہو گا۔آج

ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہوسکتا، آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومتوں کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کرسکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہوسکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے۔...... پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ الکفر ملة واحدة لفظ بلفظ پورا ہورہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہوگئے ہیں۔ پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں کہ اختلاف نہیں نہایت ہی بیوقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود سے فرماتا ہے:۔

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَانُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَایَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔

(آل عمران:65)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوت اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقع پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن، بربر اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہوجائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عِبَادُ اللّٰہِ الصّٰلِحُوْن کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی اس رنگ میں پوری ہوسکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔ پس ہمیں چاہئے اپنے عمل سے، اپنی قربانیوں سے، اپنے اتحاد سے، اپنی دعاؤں سے، اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رو چل رہی ہے وہ الٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں۔ پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے۔ پھر خدا اور اس کے رسول اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر وہ آمادہ ہوجائیں اور ان کی بے دینی دین سے اور ان کی بے ایمانی ایمان سے اور ان کی سستی چستی سے اور ان کی بدعملی سعی پیہم سے بدل جائے۔ خاکسار

مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

(الفضل 21مئی 1948ء صفحہ 3-4)

حضرت مصلح موعودؓ کے مضامین نے تہلکہ مچادیا

حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعودؓ کے اس انقلاب انگیز مضمون نے شام، لبنان، اردن اور دوسرے عرب ممالک میں زبردست تہلکہ مچا دیا۔ شیخ نور احمد منیر مجاہد بلاد عربیہ نے اس مضمون کی نہایت وسیع پیمانے پر اشاعت کی اور شام و لبنان کی تین سو مشہور اور ممتاز شخصیتوں کو (جن میں بیشتر وزراء، پارلیمنٹ کے ممبر، کالجوں کے پروفیسر، مختلف وکلاء، بیرسٹر اور سیاسی اور مذہبی لیڈر تھے) خاص طور پر بذریعہ ڈاک بھجوایا اور مجموعی طور پر ہر جگہ اس مضمون کا نہایت ہی اچھا اثر ہوا۔

(الفضل 17 ستمبر 1948ء صفحہ 2 کالم 1)

یہی نہیں شام ریڈیو نے خاص اہتمام سے اس کا خلاصہ نشر کر کے اسے دنیائے عرب کے کونہ کونہ تک پہنچا دیا۔ "أخبار الیوم"، "الف باء"، "الکفاح"، "الفیحاء"، "الأخبار"، "القبس"، "النصر"، "الیقظه"، "صوت الأحرار"، "النهضه" اور "الأردن" وغیرہ چوٹی کے عربی اخبارات نے جلی عناوین سے اس کے اقتباسات شائع کئے اور متفقہ طور پر حضورؓ کی پیش فرمودہ تجویز کو نہایت درجہ مستحسن قرار دیا اور اعتراف کیا کہ مسئلہ فلسطین کے حق میں یہ نہایت کارگر پروپیگنڈہ اور پُر اثر آواز ہے جو پاکستان سے امام جماعت احمدیہ کی زبان سے بلند ہوئی ہے۔

چنانچہ اخبار "**النهضه**" نے (مورخہ 12 رجولائی 1948ء) زیرعنوان "مطبوعات" لکھا:

"أهدانا السيد مرزا محمود أحمد كراسة صغيرة تحتوى على الخطاب الذى ألقاهٗ فى (لاهور) باكستان يدعو فيها المسلمين إلى الاتحاد والعمل الحاسم لإنقاذ فلسطين من الصهاينة المجرمين كما أنهٗ يهيب بأبناء الباكستان البررة أن يبادروا إلٰى مساعدة عرب فلسطين بالمال و يذكرهم بالرسول الكريم(ص)مستشهدا بآياتٍ شريفة يحض فيها المسلمين أن يقفوا صفا واحداأمام سيل الصهيونية المجرمة التى تؤيدها كل من أمريكا و روسيا الشيوعية لمصالح وغايات فى نفسهما ويدعوهم أن لا يتوانوا، وأن يضعوا نصب أعينهم ما يمليه عليهم الواجب من الجهاد فى سبيل الإسلام والمسلمين ـ

وهى خطبة جيدة ودعاية حسنة لفلسطين و المسلمين۔ ندعو الله أن يحقق آمالنا وأمانيه العَذْبَ فى سبيل ديننا القويم والله من وراء القصد۔ "

ترجمہ: ہمیں ایک ٹریکٹ موصول ہوا ہے جو السید مرزا محمود احمد صاحب کے ایک خطبہ پر مشتمل ہے جو انہوں نے لاہور (پاکستان) میں دیا ہے۔ اس خطبہ میں خطیب نے تمام مسلمانوں کو دعوت اتحاد دی ہے اور صیہونی مجرموں کے چنگل سے فلسطین کو نجات دلانے کے لئے ٹھوس اور مؤثر اقدام کی طرف توجہ دلائی ہے نیز اہل پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینی عربوں کی فوری اعانت کریں اور مسلمانوں کو رسول کریم ﷺ کی یاد دلاتے اور آیات قرآنی سے استشہاد کرتے ہوئے ترغیب دی ہے کہ وہ مجرم صیہونیوں کے سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے صف بستہ ہو جائیں۔ اس کی پشت پناہی امریکہ اور اشتراکی روس اپنی مصالح اور خاص اغراض کے ماتحت کر رہے ہیں، اور مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ضعف اور اضمحلال کا اظہار نہ کریں بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کیلئے جہاد کے سلسلہ میں عائد شدہ ذمہ داری اپنے سامنے رکھیں۔

یہ ایک نہایت عمدہ خطبہ اور فلسطین اور مسلمانوں کے حق میں نہایت اچھا پروپیگنڈہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہماری ان نیک آرزوؤں اور عمدہ خواہشات کو جو ہمارے دین قویم کے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہیں متحقق فرمائے۔ آمین۔

اخبار "الف باء" (دمشق) نے حسب ذیل نوٹ سپرد اشاعت کیا:۔

"فلسطين و كشمير يقطنهما بنو إسرائيل"

"وصلت إلينا نسخة من خطبة ألقاها فى لاهور "باكستان" السيد مرزا محمود أحمد إمام الجماعة القاديانية بمناسبة تشكيل دولة صيهونية مزيفة فى فلسطين ـ قال فيها:۔

ومن الغريب أن قضية كشمير و قضية فلسطين عرضتا للبحث والتنقيب فى زمن واحد۔ ومن العجيب أيضا أن كشمير وفلسطين يقطنهما قوم واحد أعنى بنى إسرائيل ومن العجب العجاب أن جزءا من هذا القوم الذى كان قد أسلم يجذب اليوم عواطف المسلمين ومؤسساتهم فى قضية كشمير وشطر آخرمنه القاطن بفلسطين يقاتل المسلمين مقاتلة المستميت، والنصف منهم يقدم الضحاياالإحياء المسلمين والنصف الآخر يبذل مجهوداته لإماتتهم۔

ولقد نسمع فى الأنباء الواردة من الجهة الحربية بكشمير ذكر "كاشر"(اسم يطلق علٰى كل كشميرى)وكذلک ياتى ذكر بلدة "كاشر" فى المنشورات الحربية الفلسطينية غير مرة وعلى هذا الاسم كان سمى كشمير "كاشير" ثم تبدل بمرور الزمان بكشمير، أو أن نقول إن كشمير كان فى الاصل "كاشير" أى مثل سيريا (الشام)۔

والخطبة مطبوعة فى مطبعة الفيض ببغداد۔ وقد حمل فيها الخطيب علٰى أمريكا و روسيا وحدهما لمناصرتهما الصهيونية۔"

فلسطین اور کشمیر میں بنواسرائیل آباد ہیں

ترجمہ: ہمیں جناب مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیانیہ کے خطاب کا نسخہ موصول ہوا ہے جو کہ انہوں نے فلسطین میں نام نہاد صیہونی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں دیا ہے آپ اس خطبہ میں فرماتے ہیں "یہ عجیب بات ہے کہ ایک ہی وقت میں فلسطین اور کشمیر کے جھگڑے شروع ہیں۔ اور یہ بھی عجیب تر بات ہے کہ کشمیر اور فلسطین ایک ہی قوم سے آباد ہیں اور اس قوم کا ایک حصہ مسلمان ہوکر آج کشمیر میں مسلمانوں کی ہمدردی کھینچ رہا ہے اور دوسرا حصہ فلسطین میں مسلمانوں کے ساتھ زندگی اور موت کی جنگ میں ٹکر لے رہا ہے۔ آدھی قوم اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہی ہے اور آدھی قوم اسلام کو مٹانے کے لئے کوشاں ہے۔ کشمیر کی جنگ میں "کاشر" یعنی کشمیر کا نام سننے میں آتا ہے اور فلسطین کی جنگ میں بھی "کاشر" شہر کا ذکر بار بار آرہا ہے۔ اس کاشر کے نام پر کشمیر کا نام "کاشر" رکھا گیا تھا جو اب بگڑ کر کشمیر ہو گیا ہے یا یہ کہنا بھی درست ہے کہ یہ "کاشیر" ہے یعنی سیریا (شام) کی طرح۔"

یہ لیکچر بغداد کے مطبعة الفیض میں طبع ہوا ہے اور اس میں (فاضل) لیکچرار نے صیہونیت کی پشت پناہی کے باعث امریکہ اور روس دونوں کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ (الف باء دمشق)

اخبار "صوت الاحرار" نے اس انقلاب انگیز مضمون پر حسب ذیل تبصرہ شائع کیا:۔

"الكفر ملة واحدة

بهذا العنوان ألقى السيد مرزا محمود أحمد إمام الجماعة الأحمدية القاديانية فى لاهور (باكستان) خطبة مطولة حمل فيها بشدة وعنف على الصهيونية الآثمة المجرمة۔ ولم يخف استغرابه العميق من اجتماع المتناقضات واتحاد الأعداء فى سبيل إنكار عروبة فلسطين والاعتراف بكيان اليهود الموهوم ويتابع حملته الشديدة ضد السياسة الاستعمارية التى تنشد دوما وأبدا الاستغلال والظلم، ثم يقارن موقف هٰؤلاء المعتدين من قضية فلسطين بموقفهم من قضية كشمير۔ ويخلص إلى القول أن لا سبيل إلى الاستقلال والخلاص من كل نير أجنبى بغير الاتحاد والتآلف۔"

ترجمہ

"الكفر ملة واحدة"

مندرجہ بالا عنوان پر السید مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے لاہور (پاکستان) میں ایک طویل لیکچر دیا ہے اس لیکچر میں آپ نے پوری قوت سے ظالم صیہونیت پر حملہ کیا ہے اور متناقضات اور دشمنوں کے اتحاد و اجتماع سے اپنے گہرے تعجب کو پوشیدہ نہیں رہنے دیا مبادا فلسطینی عربوں کے مطالبہ کا انکار اور یہود نامسعود کے موہوم حقوق کا اعتراف کیا جائے آپ اس استعماری سیاست کے خلاف نبرد آزما ہیں جو ہمیشہ ظلم اور ناجائز فائدہ اٹھانے کا اظہار کرتی ہے پھر آپ نے ان ظالموں کے موقف کا باہمی مقابلہ مسئلہ فلسطین اور کشمیر سے کیا ہے اس لیکچر کا خلاصہ یہ ہے کہ سامراجی استعمار سے آزادی اور نجات اتحاد اور تعاون کے بغیر ناممکن ہے۔

اخبار الشوریٰ (بغداد) نے اپنے 18رجون 1948ء کے پرچہ میں ایک عربی نوٹ لکھا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ"۔ ہمیں ایک ٹریکٹ ملا ہے جو بغداد میں چھپا ہے جس میں حضرت مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے ایک پُرجوش خطبہ کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نام نہاد اسرائیل حکومت کی تشکیل کے اعلان کے بعد لاہور (پاکستان) میں پڑھا اس خطبہ کا عنوان ہے "الكفر ملة واحدة"۔ جن اصحاب نے یہ مفید ٹریکٹ شائع کیا ہے ہم ان کی اسلامی غیرت اور اسلامی مساعی پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

خداتعالیٰ کی صفت ’’کَافِی‘‘ کی پُر معارف تشریح

اللہ تعالیٰ پر ایمان تب مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں۔

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات تزکیہ نفس کے لئے جامع دعا ہیں۔

کیونکہ تزکیہ نفس ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلسطینی جو اسرئیل کے ظلم کی بڑی خطرناک چکّی میں پس رہے ہیں ان کے لئے دعا اور مدد کی خصوصی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 16/جنوری 2009ء بمطابق16/صلح1388ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

ایک مومن جس کو خدا تعالیٰ کی صفات کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت کَافِی ہے۔ بعض لوگوں کو پوری طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک نہیں ہوتا تب بھی ماحول کے زیر اثر بعض الفاظ اور فقرات سن سن کر وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ کَافِی بھی ایسی ہی ایک صفت ہے جس کا ذکر ایک مسلمان کسی نہ کسی حوالے سے کرتا رہتا ہے۔ بہت سے موقعوں پر جب چاہے ظاہری طور پر ہی سہی اپنی قناعت اور شکرگزاری کا اظہار کرنا ہو تو یہ الفاظ اکثر ہمیں سننے میں ملتے ہیں کہ اللہ کَافِی ہے یا ہمیں اللہ کَافِی ہے۔ لیکن ایک حقیقی مومن جس کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک ہے وہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی صفت کا اظہار کرتا ہے تو بہرحال اس صفت کی گہرائی کو جانتے ہوئے کرتا ہے۔ مَیں اللہ تعالیٰ کی اس صفتِ کَافِی کا ذکر کر رہا تھا۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بہت سی آیات میں، مختلف سورتوں میں، مختلف مضامین اور حوالوں کے تحت فرمایا ہے۔

لغات میں بھی اس لفظ کے مختلف معانی لکھے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے طریق رکھا ہوا ہے، بیان کر دیتا ہوں تا کہ اس کے وسیع معانی بھی ہر ایک کے علم میں آ جائیں۔ تو یہ چند ایک مختصر معانی بیان کرتا ہوں۔

کَفیٰ۔ اس کے معانی ہیں کسی چیز کا کافی ہونا، کسی شے یا کسی ذات پر قناعت کرنا یا تسلی پانا ۔ اور اگر دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے زیادہ کون سی ایسی ہستی ہے جو انسان کے لئے کافی ہے، یا تسلی دینے والی ہے یا جس کے انعاموں پر انسان ہر وقت انحصار کر سکتا ہے۔ لین (Lane) جو ایک انگریزی۔ عربی ڈکشنری کی کتاب ہے، لغت ہے اور اس میں بہت ساری لغات کو اکٹھا کیا ہوا ہے یہ معنی مَیں نے وہاں سے لئے ہیں۔

پھر آگے ایک جگہ لکھا ہے۔ ’’کَفَانِیْ فُلَانٌ اَلْاَمْرَ‘‘۔ مطلب ہے کہ کسی خاص معاملے میں فلاں شخص پر میں نے اکتفا کیا یا قناعت کی۔ یعنی اگر اچھی بات ہے تو اس کے ذریعہ سے حاصل کی اور اگر کوئی بری چیز ہے تو اس کے ذریعہ سے اس برائی سے بچا۔

یہاں بھی گو محدود پیمانے پر بعض لوگ بعض اشخاص کے کام آ جاتے ہیں لیکن اصل خدا تعالیٰ کی ذات ہے جس کی طرف جانے سے اچھائیوں کا اور برائیوں کا پتہ لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی نشاندہی فرما دی کہ کون کون سی نیکیاں ہیں اور کون کون سی برائیاں ہیں۔

پھر ایک معنی لکھے ہیں کہ کَفیٰ مِنْ کا مطلب ہے کسی چیز کو کسی سے دور کر کے اسے بچانا اور محفوظ رکھنا جب یہ کہیں کہ کفیٰ وشَرّ اس کا مطلب ہے اس نے برائی کو اس سے دور کیا جس سے پھر یہ مطلب نکلا کہ اس کا دفاع کیا اور اسے آزاد کروایا۔ اس لغت کے مطابق یہ خدا اور انسان دونوں کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔

لسان العرب میں ایک حدیث کے حوالے سے اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ حدیث بیان کی ہے کہ مَنْ قَرَأَالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ اَیْ اَبْنَاتَہٗ عَنْ قِیَامَ الَّلیْل (لسان العرب۔ باب کفی ۔الجزء 15 صفحہ226) جس نے رات کے وقت سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں تو وہ اس کے لئے کافی ہوں گی یعنی وہ دونوں آیات رات کے قیام سے اسے مستغنی کر دیں گی۔

بعض نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ یہ دو آیات سب سے کم تعداد ہے جو رات کو قیام کے وقت قراءت کے لئے کافی ہیں۔ اسی طرح بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ یہ دونوں آیات شر کے مقابلے پر کافی ہیں اور مکروہات سے بچاتی ہیں۔

اگر ان پر غور کیا جائے اور ان آیات کے معانی ہر ایک پر واضح ہوں تو ان آیات میں بہت ساری باتیں آ جاتی ہیں۔ اس میں دعائیں بھی ہیں اور شر سے بچنے کے راستے بھی بتائے گئے ہیں اور ایمان میں پختگی کے راستے بھی بتائے گئے ہیں۔ اس حدیث کے حوالے سے بعض سوال اٹھ سکتے ہیں کیونکہ اس سے بعض دفعہ یہی معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ پڑھ لیا تو کافی ہو گیا اس لئے اس وقت مَیں ان آیات کے حوالے سے کچھ وضاحت کروں گا۔ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات میں سے پہلی آیت یہ ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ۔ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۔لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ۔ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ (البقرہ:286)

اور آخری آیت یہ ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَابِہٖ۔ وَاعْفُ عَنَّا۔ وَاغْفِرْلَنَا ۔وَارْحَمْنَا۔ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (البقرہ:287)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی اس رسول پر اس کے ربّ کی طرف سے نازل کیا گیا۔ اس پر وہ خود بھی ایمان رکھتا ہے اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی

کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا حکم سن لیا اور ہم دل سے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور ان کی یہ دعا ہے کہ اے ہمارے ربّ! ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے۔ اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ جو اس نے اچھا کام کیا وہ اس کے لئے نفع مند ہوگا اور جو اس نے برا کام کیا ہوگا وہ اس پر وبال بن کر پڑے گا۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا کوئی غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دینا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈال جس طرح تو نے ان لوگوں پر ڈالی تھی جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اسی طرح اے ہمارے ربّ ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوا جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں۔ ہم سے درگزر کر ہمیں بخش دے ہم پر رحم کر۔ تُو ہمارا مولا ہے پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

تو جیسا کہ اس ترجمہ سے واضح ہوگیا کہ کیوں آنحضرت ﷺ نے یہ آیات رات کو پڑھنے کو کافی قرار دیا۔ پہلی آیت میں تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں پر ایمان لاؤ۔ اس کی کتابوں پر ایمان رکھو اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھو۔ کیونکہ یہ ایمان میں کامل ہونے کا ذریعہ ہیں اور یہ ایمان صرف زبانی اقرار نہیں ہے بلکہ عقیدے کے لحاظ سے بھی اور عمل کے لحاظ سے بھی ضروری ہے اور یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب تقویٰ میں ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں۔ اس کے فرشتوں پر ایمان اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ذمہ داریاں متروک نہیں ہوگئیں۔ بلکہ آج بھی وہ اپنے مفوضہ فرائض ادا کر رہے ہیں۔

اسی طرح پہلے انبیاء پر جو کتابیں اتریں وہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے تھیں۔ لیکن یہ اور بات ہے کہ زمانے نے ان میں بگاڑ پیدا کر دیا۔ لیکن بہرحال وہ کتابیں ان رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتری ہوئی کتابیں تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کی بھی ہر اچھی تعلیم قرآن کریم میں محفوظ کرکے پہلی کتب کی تصدیق بھی کر دی اور قرآن کریم کی حفاظت کی ضمانت دے کر آئندہ کے لئے اس شرعی کتاب کے تا قیامت ہر قسم کی تحریف سے پاک رہنے کا اعلان بھی فرما دیا اور پھر تمام رسولوں پر ایمان کی طرف اس میں توجہ دلائی ہے۔ یہ اسلام کی خوبی ہے کہ تمام رسولوں کو ماننے کا حکم ہے۔ یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ تمام سابقہ رسولوں کو مانو بلکہ رسولوں پر ایمان ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے مسیح موعودؑ کے آنے کا بتایا اور جو راستہ کھول دیا تو یہ راستہ کھول کر آئندہ آنے والے رسولوں کو ماننے اور ایمان لانے کا بھی اس میں حکم فرما دیا۔ اب یہ ان نام نہاد مسلمان علماء کی بدقسمتی ہے جنہوں نے نہیں مانا کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق مبعوث ہونے والے انبیاء کی بعثت کے طریق کو چھوڑ کر اس طریق پر مسیح موعود کے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق نہیں ہے۔ قرآن پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود قرآن کی اس بات کا ردّ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہوگئے اور کوئی شخص جو اس دنیا میں آئے کبھی زندہ آسمان پر نہیں جاتا، بلکہ اس کی روح جاتی ہے۔ اس دنیا میں آنے والی ہر چیز فانی ہے۔ اس آیت میں تو تمام رسولوں پر ایمان کی بات ہے۔ پھر یہ لوگ مسیح موعودؑ کا انکار کرکے تمام رسولوں پر ایمان کی بھی نفی کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی عام مسلمانوں کو جن کا علم محدود ہے ان کو اپنے پیچھے لگا کر ان کے ایمان میں بھی رخنہ پیدا کر رہے ہیں۔ پس اس حقیقت کو ان لوگوں کو سمجھنا چاہئے۔ حدیثیں بھی پڑھتے ہیں۔ قرآن بھی پڑھتے ہیں۔ جہاں واضح طور پر ان باتوں کی طرف اشارہ ہے اور پھر بھی نہیں سمجھتے۔ تو ان کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح ہمیشہ انبیاء آئے ہیں اسی طرح مسیح موعود نے بھی آنا تھا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو اس کی دلیلیں بھی پیش کی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی فعلی تائید بھی ان کے سچا ہونے کی شہادت دے رہی ہے۔ اب ان لوگوں کو چاہئے کہ عقل کریں اور اس مسیح موعود کو مان کر مومنین کے گروہ میں شامل ہوں۔ اس گروہ میں شامل ہوں جو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہنے والے ہیں اور جنہوں نے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پہ عمل کیا وہی پھر غُفْرَانَکَ رَبَّنَا یعنی اے ہمارے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ربّ ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، کی اس دعا کے بھی صحیح حقدار بنیں گے اور بنتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے پر اللہ تعالیٰ کی جنت کو حاصل کرنے والے بھی بنیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اگلی آیت جو سورۃ البقرہ کی آخری آیت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے شروع ہی اس بات سے کیا ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات انسانی وسعت کے اندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے احکام دیتا ہی نہیں جو انسانی طاقت سے باہر ہوں۔ لوگ کہتے ہیں جی فلاں حکم بڑا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا کوئی حکم ایسا نہیں جو طاقت سے باہر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہمیں حکم ہے کہ تمام احکام میں، اخلاق میں، عبادات میں، آنحضرت ﷺ کی پیروی کریں۔ پس اگر ہماری فطرت کو وہ قوتیں نہ دی جاتیں جو آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات کو ظلی طور پر حاصل کر سکتیں تو یہ حکم ہمیں ہرگز نہ ہوتا کہ اس بزرگ نبی کی پیروی کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فوق الطاقت کوئی تکلیف نہیں دیتا‘‘۔ طاقت سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ ’’جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا‘‘۔

(حقیقۃالوحی۔صفحہ152۔ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام جلداول صفحہ775)

پس یہ جو فرمایا ہے کہ یہ آخری دو آیات کافی ہیں۔ یہ صرف پڑھ لینے سے نہیں بلکہ پہلی آیت میں ایمان پر مضبوط ہونے کا حکم ہے اور جب ایمان مضبوط ہو جائے تو وہ اس قسم کی حرکت کر ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ باتوں کو تو مانے اور کچھ کو نہ مانے اور ردّ کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُسوہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا قائم ہوگیا۔ اس لئے ایمان کی انتہائیں حاصل کرنے کے لئے اس اُسوہ پر چلنے کے راستے تلاش کرو اور یہ کبھی خیال نہ آئے کہ بعض احکامات ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف حالتوں میں بعض ایسی سہولتیں بھی دے دی ہیں۔ اسلام میں دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سہولتیں ہیں۔ یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ بعض احکامات ہماری پہنچ سے باہر ہیں جن پہ عمل نہیں ہوسکتا۔ اگر انسان دین کے معاملہ میں ضرورت سے زیادہ سہل پسند نہ ہو تو کوئی حکم ایسا نہیں جو بوجھ لگ رہا ہو۔ اگر دنیاوی کاموں کے لئے انسان محنت اور کوشش کرتا ہے تو دین کے معاملے میں کیوں محنت اور کوشش نہیں کر سکتا؟

پس یہ واضح ہو کہ آخری دو آیات پڑھ لینے سے انسان تمام دوسرے احکامات سے آزاد نہیں ہو جاتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو غور کرکے پڑھے گا پھر وہ اس پر عمل بھی کرے گا۔ قیام اللیل سے انسان کس طرح مستغنی ہوسکتا ہے؟ جبکہ آنحضرت ﷺ نے اس کا نمونہ ہمارے سامنے پیش فرما دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ آپ کا اُسوہ ہمارے لئے قابل تقلید اور پیروی کرنے کے لئے ہے۔ اگر اس کا کوئی مطلب ہوسکتا ہے تو اتنا کہ ان آیات پر غور کرنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایمان میں اتنی ترقی ہوگی کہ عبادتوں کے لئے جاگنا اور توجہ دینا کوئی بوجھ نہیں لگے گا۔

بخاری میں اس حدیث کے الفاظ صرف اس قدر ہیں کہ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ یعنی جس نے رات کے وقت سورۃ بقرہ کی دو آیات پڑھیں تو وہ دونوں آیات اس کے لئے کافی ہوگئیں۔ (بخاری کتاب التفسیر۔ باب فضل سورۃ البقرۃ)

اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے اور اس کا رحم اور بخشش مانگنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا تو پھر ایمان میں یہ ترقی ہوتی ہے جو کافی ہوتی ہے اور عبادات اور نیک اعمال کی طرف پھر توجہ پیدا ہوگی۔ ورنہ اگر یہ خیال ہو کہ صرف آیات پڑھ لینا کافی ہے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمانے کے بعد کہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا جاتا پھر یہ کیوں کہا کہ لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ۔ یعنی انسان اگر اچھا کام کرے گا تو اس کا فائدہ اٹھائے گا اور اگر برا کام کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

صرف آیت کے یا ان آیات کے الفاظ دوہرا لینے سے تو مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ یہاں توجہ اس طرف کروائی کہ اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال پر ہر وقت نظر رکھنی پڑے گی اور جب یہ توجہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی اپنے بندے پر پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ کے بندے کی ایمان میں ترقی اسے اللہ تعالیٰ کے قریب کر رہی ہوگی اور اس کی بخشش کا سامان کرے گی نہ کہ پھر جس طرح عیسائی کہتے ہیں اس کو کسی کفارے کی ضرورت ہوگی۔ پس روزانہ پھر جس طرح یہ آیت پڑھنے سے نیکیوں کے کمانے کی طرف توجہ رہے گی۔ ایک مومن رات کو جائزہ لے گا کہ کون کون سی نیکیاں مَیں نے کی ہیں اور کون کون سی برائیاں کی ہیں۔ پھر اگر نیکیوں کی زیادہ توفیق ملی ہوگی، اگر شام نے یہ گواہی دی ہوگی کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا تو شکر گزاری کے جذبے کے تحت ایک مومن پھر اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکے گا اور ایک مومن کو کیونکہ نفس کے دھوکے کا بھی خیال رہتا ہے اس لئے وہ پھر خدا تعالیٰ سے یہ عرض کرتا ہے کہ اگر میرا جائزہ جو مَیں نے شام کو لیا ہے نفس کا دھوکہ ہے تو پھر بھی مجھ پر رحم کر اور بخش دے اور مجھے نیکیوں کی توفیق دے اور اگر کھلی برائیاں

سارے دن کے اعمال میں نظر آ رہی ہیں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور بخشش اور رحم کے لئے ایک مومن جھکتا ہے۔

آیت کے اگلے الفاظ اسی طرف توجہ دلاتے ہیں اور دعا کی طرف مائل کرتے ہیں۔ یہ الفاظ بھی تزکیہ نفس کے لئے جامع دعا ہیں۔ کیونکہ تزکیہ نفس ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتا ہے اور بندہ دعا کے ذریعہ سے پھر اللہ تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور یہ دعائیں کیونکہ خدا تعالیٰ نے سکھائی ہیں اس لئے اگر نیک نیتی سے کی ہوں اور دل سے نکلی ہوں تو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ پہلے دعا یہ سکھائی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ یعنی اے اللہ! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے یا کوئی خطا ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دینا۔ ایک مومن یہ عرض کرتا ہے کہ ہم اپنے ایمان میں ترقی کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ تیرے تمام احکامات پر عمل کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں گے۔ لیکن پھر بھی ایک بشر ہونے کے ناطے اگر ہم کبھی غیر ارادی طور پر یا اپنی سستی کی وجہ سے ان تمام باتوں پر عمل کرنا بھول جائیں یا اگر ہم سے ان کاموں کی ادائیگی کے دوران کوئی غلطی ہو جائے، نیکی کا کام کرنے کے دوران بھی شیطان پھسلا دے اور وہ نیکی دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بن جائے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہوا ہے کہ صدقہ وخیرات کرو لیکن ایسا صدقہ یا نیکی جس کے پیچھے تکلیف پہنچانا یا احسان جتانا ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔ اس دعا کے ساتھ یہ مدد مانگی کہ کبھی ایسی صورت ہو جائے تو ہمارا مواخذہ نہ کرنا بلکہ ہمیں اپنے رحم اور فضل سے سیدھے راستے پر ڈال دینا تا کہ ہمارا کوئی عمل تیری رضا کے حاصل کئے بغیر نہ ہو۔

پھر فرمایا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی اے خدا! ہم پر وہ ذمہ داری نہ ڈالنا جو تو نے ان لوگوں پر ڈالی جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یعنی ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو تیری رضا کے خلاف ہو۔ ہم ہمیشہ تیرے احکامات پر عمل کے پابند رہیں اور ان لوگوں کی طرح نہ بن جائیں جو ہم سے پہلے گزرے اور جنہوں نے تیرے احکامات کو پس پشت ڈال دیا اور تیری ناراضگی کے مورد بن گئے۔ پس ہمیں تو ہر کام کے کرنے کے لئے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہماری شامت اعمال ہمیں تجھ سے دُور لے جائے۔ کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم تیرے احکامات پر عمل کرنے والے نہ ہوں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا بوجھ انسان پر نہیں ڈالتا جو اس کی طاقت اور وسعت سے باہر ہو۔ پس انسان کی کمزوریاں ہی اسے ان نیکیوں سے دور لے جاتی ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ ہم نے جو تیرے سے عہد کئے ہیں وہ ہم کبھی نہ توڑیں۔ جس طرح پہلے لوگوں نے توڑے اور پھر ان کو سزا کا سامنا کرنا پڑا۔ اِصْر کے معنی کئی ہیں جن میں سے ایک عہد اور معاہدہ بھی ہے اس لئے اس حوالے سے مَیں نے یہ بات کی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی معنی ہیں مثلاً بہت مشکل قسم کا معاہدہ، بہت بڑی ذمہ داری جس کے نہ کرنے سے پھر سزا ملے، کوئی گناہ یا جرم۔ اس لحاظ سے ایک مومن دعا مانگتا ہے کہ پہلے لوگ اپنے وعدے پورے نہ کر سکے اور وہ وعدے پورے نہ کر کے، معاہدوں پر عمل نہ کر کے، احکامات پر عمل نہ کر کے تیری سزا کے مورد بنے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو ہمیں ایسے اعمال سے بچانا۔

پھر فرمایا کہ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَابِہٖ کہ اے اللہ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دنیاوی امتحانوں کے ذریعہ سے بھی بندوں کو آزماتا ہے تو یہاں اس حوالے سے بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی قسم کے دنیاوی امتحان اور ابتلاء سے ہمیں بچائے ایسا نہ ہو کہ کوئی بھی امتحان ہماری طاقت سے باہر ہو۔ اصل میں تو مومن کو ہمیشہ روحانی ابتلاؤں کے ساتھ دنیاوی امتحانوں سے بھی بچنے کی دُعا مانگتے رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب حالات اچھے ہوں تو یاد خدا نہ رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بعض اوقات دنیاوی لحاظ سے بھی مومنوں کو آزماتا ہے تو ایک مومن اس دعا کو ہمیشہ سامنے رکھتا ہے کہ میرا امتحان کسی بھی طرح میری طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔ کیونکہ بعض دفعہ دنیاوی امتحانوں کی وجہ سے روحانی ابتلاء بھی آ جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کا دنیاوی امتحان لینا بھی ہے تو اتنی طاقت بھی عطا فرمائے کہ مَیں اسے برداشت کر سکوں۔ کئی طریق سے اللہ تعالیٰ آزماتا ہے۔ اولاد کے ذریعہ سے، مال کے ذریعہ سے، اَور بہت سارے ذرائع ہیں۔ تو ہر صورت میں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی پناہ کی تلاش کرتے رہنا چاہئے اور ہر دو قسم کے ابتلاؤں سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی کہ یہ دعا مانگو کہ وَاعْفُ عَنَّا کہ اگر ارادةً یا غیر ارادی طور پر بھی ہم نے وہ کام نہیں کئے جو ہمیں کرنے چاہئے تھے اور اس کے نتیجہ میں ابتلاء آیا ہے تو ہم التجا کرتے ہیں کہ ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور ہمیں اس کے بداثرات سے بچا لے۔

پھر فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَاغْفِرْلَنَا ہمیں بخش دے۔ غَفَر کے معنی ڈھانکنے کے بھی ہیں اور اس طرح معاملے کو درست کرنے اور اصلاح کرنے کے بھی ہیں اور مٹا دینے کے بھی ہیں۔ گویا یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے تمام ایسے کام جو تیرے نزدیک غلط ہیں ہماری خطا معاف کرتے ہوئے ان کے بداثرات کو مٹا دے اور انہیں ختم کر دے اور آئندہ ہمیں اپنے معاملے درست رکھنے اور ہمیشہ اصلاح کی طرف مائل رہنے کی توفیق بھی عطا فرما تا کہ ہماری خطائیں کبھی تیری ناراضگی مول لینے والی نہ بنیں۔

پھر فرمایا یہ دعا کرو وَارْحَمْنَا ہم پر رحم کر۔ یعنی ہمارے سے نرمی اور مہربانی کا سلوک رکھ۔ محض اور محض اپنے رحم کی وجہ سے ہماری غلطیوں کو معاف فرما اور نہ صرف معاف فرما بلکہ تیرے رحم کا تقاضا ہے کہ اس معافی کے ساتھ ہمیں آئندہ غلطیوں سے بچنے اور اپنی رضا کے حصول کی توفیق بھی عطا فرما، ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا حاصل کرنے والے ہوں تا کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن پر تیرے پیار کی نظر پڑتی رہتی ہے اور ان غلطیوں کی وجہ سے ہماری ترقی کی رفتار کبھی کم نہ ہو اور نہ کبھی ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہماری ترقی رکے۔

اَنْتَ مَوْلٰنَا تو ہمارا آقا اور مولا ہے اور تیرے علاوہ کوئی نہیں جو ہمارے سے عفو کا سلوک کرے۔ مغفرت کا سلوک کرے۔ رحم کا سلوک کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو اپنے بندوں سے ایک انتہا تک عفو اور مغفرت اور رحم کو لے جاتی ہے۔ ہماری ذاتی کمزوریوں سے بھی جماعت پر اثر نہ آئے کیونکہ بعض دفعہ ایک شخص کی ذاتی کمزوریوں کی وجہ سے بھی لوگ جماعت پر انگلی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور جماعتی کمزوریاں بھی بعض دفعہ ہو جاتی ہیں۔ عہدیداروں کی طرف سے بھی ہو جاتی ہیں تو لوگوں کو جماعت پر انگلی اٹھانے کا کبھی موقع نہ دیں اور جب ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم الٰہی جماعت ہیں اور ہماری کمزوریوں کی وجہ سے دنیا کو انگلی اٹھانے کا موقع ملے تو پھر دنیا یہ کہے گی کہ ان لوگوں کے یہ عمل ہیں اور ان کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو پکڑ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رحم نہ کیا۔ ہم سے مغفرت کا سلوک نہ کیا اور سزا دی تو دنیا تو پھر یقیناً یہی کہے گی کہ ان کے عمل کی وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو پکڑ رہا ہے اور اس دنیا میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ اگر یہ ہوگا تو پھر اس سے دنیا میں تیرا پیغام پہنچانے میں روک پیدا ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو جماعت ہے اس کے سپرد تیرا یہ پیغام دنیا میں پہنچانے کا جو بھی کام کیا گیا ہے اس میں پھر روک پیدا ہوگی۔ پس تجھ سے بھیک مانگتے ہیں کہ اے ہمارے مولیٰ! ہم سے سختی کا سلوک نہ کر۔ ہماری غلطیوں پر ہماری اصلاح کرتا رہ اور ہمیں سیدھے راستے پر چلاتا رہ اور فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ کافروں کے خلاف بھی ہمیشہ ہماری مدد کرتا رہ اور ان پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ ہم تو کمزور ہیں یہ غلبہ تیرے فضل اور ہم پر تیری خاص نظر سے ہونا ہے اس لئے ہمیں انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی اُن لوگوں میں شامل رکھ جو تیرے خاص انعام اور پیار کے ہمیشہ مورد بنے رہتے ہیں۔ اپنے فضل سے ایک امتیاز ہم میں اور ہمارے غیر میں پیدا کر دے تا کہ ہمارے مادی معاملات بھی اور ہمارے روحانی معاملات بھی تیرا تقویٰ اور تیرا خوف دل میں لئے ہوئے انجام پانے والے ہوں تا کہ جس مقصد کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کیا ہے وہ مقصد حاصل کرنے والے بن سکیں۔

جب یہ سوچ لے کر ہم آخری دو آیات کو پڑھیں گے تو ہمارا قبلہ بھی پھر صحیح رخ پر رہے گا اور ہم ان آیات کی برکات سے فیض پانے والے ہوں گے۔ ورنہ صرف الفاظ کو پڑھ لینا تو کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ نہ ہی یہ کافی ہوسکتا ہے۔ بے شک قرآنی الفاظ میں برکت ہے لیکن یہ برکت نیک دل کو ملتی ہے۔ اگر دل میں نیکی نہیں تو جس طرح نمازیں بعض نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں اسی طرح اس قرآن پڑھنے والے کو جھوٹا کر کے اس کے اوپر الٹا دیا جائے گا۔

یہ آیات اس لئے کافی ہیں کہ انسان کا ایک مکمل جائزہ اپنے سامنے آجاتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس میں ایمان بھی ہے، دعائیں بھی ہیں، نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ بھی ہے۔ تو اصل میں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک بندہ اس طرح پر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے تو عملاً یہ اظہار کر رہا ہوتا ہے کہ میرے لئے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور پھر ایسے شخص کے لئے آنحضرت ﷺ نے ضمانت دی ہے کہ ان آیات کا نازل کرنے والا اس بندے کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ اُس کو برائیوں سے بچاتا ہے۔ نیکیوں کی توفیق دیتا ہے۔ اس میں قناعت پیدا کرتا ہے۔ اس کے ہم وغم میں اسے تسلی دیتا

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

ہے۔اسے شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں ان آیات کو سمجھتے ہوئے ان کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا خیال تھا کہ قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی اس صفت کے حوالے سے بیان کروں گا۔ یہ مضمون کافی لمبا ہے باقی آئندہ انشاء اللہ۔

اس وقت میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ مَیں نے گزشتہ دو خطبوں میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ان کے حالات تو اب خراب سے خراب تر ہوتے چلے جارہے ہیں اور وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکی میں پس رہے ہیں اور اسرائیلیوں کا ظلم بڑھتا چلا جارہا ہے۔اسرائیل کے جو ہمدرد تھے اب تو ان میں سے بھی کئی چیخ اٹھے ہیں۔ یہ چیخ و پکار اوپری ہے یا واقعی حقیقت میں ان کو احساس ہوا ہے لیکن شور اب بہرحال مچ رہا ہے۔ پہلے خاموش بیٹھنے والے بھی یہی لوگ تھے۔ اگر ابتداء سے ہی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ان ملکوں کی جو یہ خاموشی رہی ہے، یہ بھی ظلم کا ساتھ دینے والی بات ہے اور ظلم کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ بہرحال معصوم بچے،عورتیں اور بوڑھے جس بے دردی سے شہید کئے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھی رحم اور فضل کی دعا مانگیں، اس وقت ہم ان مظلوموں کی صرف یہی مدد کر سکتے ہیں۔اور دوسرے UN کی بعض منظور شدہ تنظیمیں ہیں اور خود UN کا ادارہ بھی ہے جو ان مریضوں اور بھوکوں کے لئے وہاں دوائیاں اور خوراک پہنچا رہے ہیں۔گوکہ یہ انتظام اتنا معیاری تو نہیں۔بعض جگہوں پہ صحیح طرح پہنچ بھی نہیں رہا لیکن پھر بھی اگر ایک قسم کی مادی مدد کی جاسکتی ہے تو صرف ان ذرائع سے ہی ان کی مدد ہوسکتی ہے۔اسی طرح Save The Children ایک تنظیم ہے اور دوسری تنظیمیں ہیں، یہ تنظیمیں وہاں مدد کر رہی ہیں تو ان تنظیموں کی بھی جو ڈونیشن مانگتی ہیں ہمیں مدد کرنی چاہئے اور ہیومینیٹی فرسٹ بھی کچھ کرکے ان کے ذریعہ سے بھیجے گی اور جماعتی طور پر بھی انشاء اللہ مدد ہوگی۔ یہ مدد احمدیوں کو ضرور کرنی چاہئے جن جن کو توفیق ہے۔سب سے بڑھ کر یہ، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان معصوموں پر رحم فرمائے اور ظالم کو پکڑے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے سامنے بتاریخ 7 جنوری 2009ء بروز بدھ قبل از نماز ظہر **مکرم محمد معین الدین صاحب** (آف سٹیونیج۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم محمد معین الدین صاحب 4 جنوری 2009ء کو 34 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔مرحوم جماعت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھتے تھے۔جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ وفات سے پہلے آپ مجلس خدام الاحمدیہ سٹیونیج میں ناظم تعلیم و تربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کو سوگوار چھوڑا ہے اولاد نہیں تھی۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم آف پٹنہ)

مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم انسپکٹر جنرل پولیس آف پٹنہ (بھارت) یکم جنوری 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت سید وزارت حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔جماعت سے محبت و احترام کا تعلق رکھتی تھیں۔ لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ بہار کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمود احمد بھٹی صاحب (ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب آف 166 مراد ضلع بہاولنگر)

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب 29 ستمبر 2008ء کو اپنے ایک عزیز کو ہسپتال میں داخل کروا کر واپس گھر آرہے تھے کہ ٹریفک کے حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 37 سال تھی۔ آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید، امارت ضلع میں سیکرٹری نومبایعین کے طور پر نیز مجلس خدام الاحمدیہ میں نائب قائد ضلع اور علاقے کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پرجوش اور باثمر داعی الی اللہ تھے۔نہایت شریف، ہنس مکھ، ملنسار اور خوش مزاج انسان تھے۔غریبوں کے ہمدرد اور خیرخواہ تھے۔ ہمیشہ اپنے ماحول میں امن اور صلح جوئی کے لئے کوشاں رہتے۔مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

✡✡✡✡✡

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے سامنے بتاریخ 8 جنوری 2009ء بروز بدھ قبل از نماز ظہر **مکرم شیخ محمود احمد صاحب** (آف یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم شیخ محمود احمد صاحب 28 دسمبر 2008ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم جماعت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھتے تھے۔نماز و کے پابند اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔چھوٹی عمر میں ہی وصیت کے بابرکت نظام میں شمولیت کی توفیق پائی۔مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔سب خدا کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔آپ مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب آف دارالصدر شرقی ربوہ کے بیٹے اور مکرم شیخ سعید احمد صاحب صدر جماعت بیت الفتوح کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

✡✡✡✡✡

بقیہ: اجتماع انصار اللہ لائبیریا
از صفحہ نمبر 12

ہر عمر کے لوگوں کو قرآن کریم سکھانا ہے۔یہ تبھی ممکن ہے جب انصار خود بھی قرآن کریم سیکھیں گے۔لہذا مجلس انصار اللہ کو اس فرض کی ادائیگی کے لئے سنجیدگی سے انتظامات کرنا ہوں گے۔اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہر ناصر اس تحریک میں شامل ہو خواہ استاد کی حیثیت سے یا طالبعلم کے طور پر۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر مَیں بڑے زور سے آپ کو خلافت احمدیہ کی حفاظت، اسے مضبوط کرنے اور ہمیشہ اس سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بڑا فضل ہے اور دنیا اس کے لئے ترس رہی ہے۔تمام برکتیں امام جماعت سے وفاداری میں ہی ہیں۔ وہی تمام مصیبتوں اور دکھوں کے خلاف آپ کی ڈھال ہے۔ہماری تمام ترقیات خلافت سے مضبوط تعلق پر منحصر ہیں۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہر قسم کی آفتوں سے محفوظ رکھے اور یہ اجتماع ہر ناصر میں پاک تبدیلی اور روحانی ترقی کا موجب بنے۔فرمایا کہ جو انصار اس اجتماع میں شامل نہیں ہوسکے ان تک میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے۔

اس کے بعد اس اجلاس میں کل تین تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر ''وفات مسیح'' کے موضوع پر مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔جس کے بعد ایک غانین احمدی مکرم اسحاق ابیو نے اپنے مخصوص انداز میں ترانے گا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔وقتاً فوقتاً احباب پُرجوش نعرے لگاتے رہے۔

اگلی دو تقریریں ''آنحضورﷺ کی محبت الٰہی'' اور ''جماعت احمدیہ میں قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر مکرم محمد زکریا صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد انین صاحب نائب امیر نے کیں۔

اس کے بعد تین دلچسپ علمی مقابلے ہوئے جن میں دینی معلومات، پیغام رسانی اور مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء کا تعارف شامل تھا۔

تقریب تقسیم انعامات

دوران اجتماع علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے اعزاز میں یہ دلچسپ تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج نے پوزیشن حاصل کرنے والے افراد اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔اس مختصر تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں انصار کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اس بات پر زور دیا کہ اس اجتماع میں جو اچھی باتیں انہوں نے سنی اور سیکھی ہیں ان کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں اور اپنے اپنے علاقہ میں ان لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچائیں جو اس اجتماع میں شامل نہیں ہوسکے۔

اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع اختتام کو پہنچا۔

اس اجتماع میں چار کاؤنٹیز کی نمائندگی ہوئی اور مجموعی حاضری 153 رہی۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ لائبیریا کو نہایت فعال اور منظّم بنادے اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔آمین

❁❁❁❁❁❁

تندرستی کے سنہری اصول

✡......سویرے سورج نکلنے سے پہلے سو کر اٹھنے اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر ٹھنڈے پانی سے اچھی طرح غسل کرنے سے تندرستی بڑھتی ہے، جسم طاقتور ہوتا ہے، بدن میں چستی آتی ہے۔چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔

✡......امراض سینہ میں صبح کی چائے یا ناشتہ ترک کر دینا مفید ہے۔اگر ناشتہ کیا بھی جائے تو اس کی مقدار بہت کم ہونی چاہئے۔

✡......صبح بستر سے اٹھنے کے بعد نہار منہ اور رات کو سوتے وقت گرم پانی کا ایک گلاس پی لینا بہت مفید ہے۔

✡......نہانے کے وقت اگر پہلے سر دھویا جائے تو دماغ کبھی کمزور نہیں ہوگا۔

✡......عیاشی بیماریوں کی ماں ہے۔دنیا میں عیاش لوگوں کو ہی سب سے زیادہ بیماریوں اور دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(رہنمائے صحت)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ

اور تحریک جدید

(محمد مقصود احمد منیب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس دن سے مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ہیں تو دن اَور اور رات اَور ہی رنگ ہے۔ خاکسار نے ایک شعر میں اپنے اندر کی اِس کیفیت کو کھولنے کی کوشش کی ہے کہ:

پہلا یہ پانچواں خلیفہ ہے
اس کی ہر شان بڑھ رہی ہے ابھی

کہ خلافت راشدہ اُولیٰ کے دور میں چار خلفا کے بعد خلافت اُٹھا لی گئی لیکن دائمی خلافت کے قیام کے بعد خلافت راشدہ جو قدرت ثانی کے طور پر اُبھری ہے اُس نے بھی ابتدائی طور پر چار خلفا کا زمانہ دیکھ لیا ہے اور اب زمانۂ اُولیٰ اور ثانی میں پہلی بار ہم نے پانچواں خلیفہ دیکھنے کی سعادت پائی اور خلیفہ بھی ایسا کہ اللہ اللہ! جو بادشاہ بھی ہے اور قاضی بھی! اور لحہ بہ لحہ اور دن بہ دن کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَانٍ کے تحت آپ ایدہٗ اللہ تعالیٰ کی شان کی ہر ایک تجلّی نئے سے نئے انداز اور نئے سے نئے جہت میں دکھائی دے رہی ہے اور ہر روز آپ کی شان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور آپ کے دور میں جماعت ترقی کے ایک نئے دَور میں داخل ہوگئی ہے۔ یہی وہ دَور ہے کہ جس میں جماعت احمدیہ نے خلافت کی دوسری صدی میں قدم رکھا اور ایک نئی شان اور فتح کے خرام اٹھائے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان جلوہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں، کہیں اَور ایسی جلوہ نمائی نہیں ہے۔ گویا:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

تحریک جدید جس کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1934ء کے احراری غلغلہ کے مقابل پر رکھی تھی آج بھی ببانگ دہل دشمن کی شکست اور احمدیت کی فتح کا اعلان کر رہی ہے اور ہر سال یہ اعلان خلیفۂ وقت اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں، جب بھی ایک سال کا بابرکت اختتام ہوتا ہے اور نئے سال کا بابرکت آغاز ہوتا ہے۔

خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت کے تمام خطبات میں سے تحریک جدید کے حوالے سے آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات مرتب کرنے کی سعادت پائی اور الفضل انٹرنیشنل میں اس کو جگہ دی گئی اب خاکسار اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات در بارہ تحریک جدید پیش کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔ نئی صدی میں داخل ہونے کے بارہ میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''یہ دَور جس میں خلافتِ خامسہ کے ساتھ خلافت کی نئی صدی میں ہم داخل ہو رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کی ترقی اور فتوحات کا دَور ہے۔ میں آپ کو یقین دِلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے ایسے باب کھلے ہیں اور کھل رہے ہیں کہ ہر آنے والا دن جماعت کی فتوحات کے دن قریب دکھا رہا ہے۔ میں تو جب اپنا جائزہ لیتا ہوں تو شرمسار ہوتا ہوں۔ میں تو ایک عاجز، ناکارہ، نااہل، پرمعصیت انسان ہوں۔ مجھے نہیں پتہ کہ خدا تعالیٰ کی مجھے اِس مقام پر فائز کرنے کی کیا حکمت تھی لیکن یہ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اِس دَور کو اپنی بے انتہا تائید و نصرت سے نوازتا ہوا ترقی کی شاہراہوں پر بڑھاتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اور کوئی نہیں جو اِس دَور میں احمدیت کی ترقی کو روک سکے اور نہ ہی آئندہ کبھی یہ ترقی رُکنے والی ہے۔ خلفا کا سلسلہ چلتا رہے گا اور احمدیت کا قدم آگے سے آگے انشاء اللہ بڑھتا رہے گا۔''

(الفضل انٹرنیشنل۔خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی نمبر25جولائی تا 7اگست2008ء صفحہ 12)

عمومی ارشادات:

مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے سال یعنی 2003ء میں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ:

''مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرنے سے پہلے گزشتہ سال میں کیا کچھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوئی بتانے سے پہلے مختصراً بتاتا ہوں کہ یہ سال جیسا کہ ہر ایک کو پتہ ہے 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس وقت تک جو اعداد و شمار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور تحریک جدید کے مالی نظام کے تحت میں جماعت نے مجموعی طور پر جو قربانی کی ہے وہ 28لاکھ 12ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی ہے۔ الحمدللہ۔ اور یہ ادائیگی گزشتہ سال سے تین لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ 7نومبر2003ء)

جماعت کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ آگے سے آگے ہی بڑھا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ حضور انور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''گزشہ سال کی جو ادائیگی تھی اس میں اتنا بڑا جمپ تھا کہ خیال تھا کہ شاید اس سال اس میں زیادہ وصولی نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ہمیشہ اپنے فضلوں سے جماعت کو نوازتا ہے۔ اس دفعہ بھی گزشتہ سال سے بڑھ کر زائد ادائیگی کے سامان پیدا فرمائے ہیں۔ الحمدللہ۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ 7نومبر2003ء)

مال خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟

حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''مال خرچ کرنے سے مراد خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جس سے لٹریچر وغیرہ کی اشاعت کی، تبلیغ کی ضروریات پوری ہوں، مساجد کی تعمیر ہو سکے، نئے مشن کھل سکیں، مبلغین تیار ہو سکیں۔ پہلے تو قادیان میں ایک جامعہ احمدیہ تھا اور ایک ربوہ میں۔ دو جامعہ تھے۔ اب مبلغین کی نئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اور مبلغین کو تیار کرنے کے لئے کئی جگہ جامعات کھل چکے ہیں تاکہ جو نئی ضروریات آئندہ پیش آنے والی ہیں ان کو پورا کیا جا سکے۔ برطانیہ بھی ان خوش قسمت ملکوں میں سے ہے جہاں جامعہ احمدیہ قائم ہے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ مال خرچ کرو تو اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ صرف ایک کام کر کے بیٹھ نہ جاؤ بلکہ جس طرح تمہارے لئے نمازوں کی طرف مستقل توجہ کی ضرورت ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، خالص ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح مالی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ کی مالی قربانی سے تمہارا فرض پورا نہیں ہو جاتا۔ ایک مسجد بنانے سے مالی قربانیوں میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ تھوڑا سا لٹریچر شائع کرنے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کہ بہت ہوگیا۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کے نئے راستے بھی اللہ تعالیٰ خود بخود کھول رہا ہے اور اس کے لیے اخراجات کی بھی ضرورت ہے۔ ان نئے راستوں میں جیسے ہم دیکھتے ہیں ایم ٹی اے بھی ہے۔ آج پہلی دفعہ یہاں اس شہر سے براہ راست دنیا خطبہ بھی سن رہی ہے۔ ایم ٹی اے کا تبلیغ کے میدان میں بہت بڑا کردار ہے۔ دنیا میں اس کی وجہ سے نہ صرف احمدیت کا تعارف ہو رہا ہے بلکہ اکثر ممالک کی اکثر جگہوں پر احمدیت اور اسلام کا پیغام اس کے ذریعہ سے پہنچ چکا ہے۔

اب صرف ملکوں یا چند شہروں میں پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہم نے دنیا کے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر گلی میں اس کا پیغام پہنچانا ہے اور بہرحال اس کے لیے قربانیاں دینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اسی لیے آپ لوگ اپنے عہدوں میں یہ عہد کرتے ہیں کہ جان و مال، وقت اور عزت قربان کروں گا۔ کس لیے؟ بغیر کسی مقصد کے لیے تو نہیں کرنا؟ اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کے لیے کرنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لیے کرنا ہے۔''

(خطبہ جمعہ۔ فرمودہ 7نومبر2008ء مسجد المہدی بریڈفورڈ)

تحریک جدید کے قیام کے اغرض و مقاصد

تحریک جدید کے قیام کے اغرض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنان احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ نے تحریک جدید کا اجرا فرمایا تو اُس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔

آج ہم جو مساجد بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اِسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ 7نومبر2008ء)

تحریک جدید کا مقصد اور واقفین زندگی کی قربانیاں

حضور انور نے تحریک جدید کے قیام کا مقصد اور واقفین زندگی کو قربانیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مبلغین تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں، وہاں مشن کھولے جائیں، مساجد تعمیر کی جائیں اور اسلام اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ آپؓ نے ایک دفعہ بڑے درد سے فرمایا تھا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد بن جائیں اور دُنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ پس آج ہم خوش تو ہیں کہ عیسائیت کے گڑھ میں ہم نے خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے ایک اور مسجد کا افتتاح کر دیا ہے۔ لیکن یہ ہماری انتہا نہیں ہے۔ ہمارے مقصد تو تبھی پورے ہوں گے جب ہم ہر شہر میں، ہر قصبے میں اور ہر گاؤں میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے بیت الذکر تعمیر کریں گے اور اس کو پھر خالصتاً خدائے واحد کی عبادت کرنے والی روحوں سے بھر دیں گے۔

پس یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ واقفین زندگی اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور اسی روح کے ساتھ زندگیاں وقف کرنی چاہئیں ہمارے سارے مبلغین کو، سارے واقفین زندگی کو۔ اور یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ مجاہدین تحریک جدید مالی قربانیاں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور اس روح کے ساتھ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جب یہ جذبہ ہر دل میں ہوگا تو قربانیوں کے معیار بھی بڑھیں گے اور ہر ایک صرف اس وجہ سے تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہا ہو گا کہ مجبوری ہے اس کو سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے توجہ دلائی گئی ہے، بلکہ دلی جوش اور جذبے کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہوں گے۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11نومبر2005ء)

تحریک جدید کا آغاز اور ابتدائی قربانیاں اور اُن کی برکات

تحریک جدید کے آغاز اور ابتدا میں قربانی کرنے والوں کا ذکر خیر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

”تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا، جب جماعت کے خلاف ایک فتنہ اٹھا۔ احرار نے بڑا شور مچایا۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا کہ احمدیت کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام ونشان مٹانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ بہشتی مقبرہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مزار ہے اور دوسرے مقدس مقامات کی بے حرمتی کے پروگرام تھے اور پھر حکومت کی طرف سے بھی بجائے تعاون کے مخالفین کی زیادہ حمایت نظر آتی تھی۔ ان کی طرفداری تھی۔ تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے جماعت کو تحریک کی کہ ایک فنڈ مہیا کریں، کچھ چندہ اکٹھا کریں، رقم اکٹھی کریں۔ اس سوچ کے ساتھ یہ تحریک کی کہ مخالفین کی ریشہ دوانیاں، یہ شور شرابہ اس لیے ہے کہ جو تبلیغ کا حق ہمیں ادا کرنا چاہئے وہ ہم نے پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اس کے بارے میں سنجیدگی سے نہیں سوچا، احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ اس طرح نہیں کی گئی جو حق تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ جماعت کو اب اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا چاہیے اور اس کے لئے آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی تحریک کی۔ فرمایا کہ تین سال میں کم از کم 27 ہزار روپیہ جمع کریں۔

لیکن یہ بات دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت نے تین سال میں 27 ہزار جمع کرنے کی بجائے پہلے سال ہی ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا (یہ ستائیس ہزار روپیہ تین سال میں جمع ہونا تھا) اور تین سال میں چار لاکھ روپے سے زیادہ کی قربانی کی۔ آج ہم اس رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک تو روپے کی قیمت آج کل کے لحاظ سے بہت بہتر تھی۔ آج تو پاؤنڈ ایک سو دس روپے میں آجاتا ہے۔ اس لیے تصور نہیں ہے۔ پھر جماعت کے افراد کی مالی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ کہہ سکیں کہ صاحب ثروت اور امیر لوگوں نے قربانی کر دی ہوگی۔ نہیں، بلکہ دو آنے، چار آنے، روپیہ، دو روپیہ پیش کرنے والے لوگ تھے اور انہیں کی تعداد تھی جو اکثریت میں تھی۔ اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کو سوکھی روٹی کھلا کر یہ قربانیاں کی گئی تھیں کہ خدا کے خلیفہ نے ہمیں آج پکارا ہے کہ میرے انصار بن کر آؤ اپنی زندگیوں میں مزید سادگی پیدا کرو اور اس مال میں سے جس کی تمہیں ضرورت ہے خرچ کرو، اللہ کی راہ میں قربان کرو، اللہ کی خاطر اس کو دو۔ کیونکہ آج دشمن اس سوچ میں ہے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے، احمدیت کو جڑ سے ختم کر دے، مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کرے۔

تو یہ تھے وہ حالات جن میں اُس زمانے کے احمدیوں نے، اُس وقت کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں اور جو مطالبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اس سے کوئی 15,14 گنا زیادہ رقم اکٹھی کر کے خلیفہ وقت کے قدموں میں لا کے رکھ دی۔ اس لیے کہ دین کی مدد کر کے ہم بھی خدا کو راضی کریں۔ وہ خدا جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے وہ کیا کہے گا کہ جو کچھ مَیں نے تمہیں دیا تھا جب میرے دین کے لیے ضرورت پڑی ہے تو تم چھپانے لگ گئے ہو۔ حالانکہ میرے علم میں ہے کہ کس کے پاس کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اکثر نے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر یہ قربانیاں خدا کو راضی کرنے کے لیے دیں کیونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اسی میں ہماری بقا ہے کہ آج جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے چاہے وہ کم ہے لیکن ان کے لیے تو وہی بہترین حصہ تھا، وہ اللہ کی راہ میں پیش کر دیا جائے۔ کیونکہ اسی وجہ سے انہوں نے سوچا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں جن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کے لیے دوڑا چلا آتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود کی اس تعلیم کا جو قرآن ہی کی تعلیم ہے اس کا مکمل ادراک اور سمجھ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ:

”تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں“۔

(فتح اسلام صفحہ 63۔ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد نمبر 2 صفحہ 130 مطبوعہ ربوہ)

غرض یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مالی وسائل کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ پھر زندگیاں وقف کیں۔ جن کے ذریعہ سے ہندوستان سے باہر احمدیت کا پیغام زیادہ منظّم ہو کر پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دوسرے ملکوں میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں (قید بھی ہوئے)۔ غرض اشاعت دین کے لئے یہ تحریک جو حضرت مصلح موعودؓ نے شروع کی تھی اس کے لئے اس زمانے کے لوگوں نے بے انتہا قربانیاں دیں اور آپ نے شروع میں فرمایا تھا کہ یہ تحریک دس سال کے لئے ہوگی۔ پھر جب دس سال ختم ہو گئے تو آپ نے اس کو مزید بڑھا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق یہ مستقل تحریک بن گئی۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 نومبر 2004ء)

تحریک جدید کے اوّلین واقفین

تحریک جدید کے اولین واقفین زندگی کا ذکر بھی حضور انور نے بڑی محبت کے ساتھ فرمایا اور ان کی قربانیوں کی یاد بھی تازہ کی تا کہ آج کے احمدیوں کو ترغیب ہو کہ کس طرح کے حالات میں انہوں نے ابتدا میں وقف کیا اور مشکلات کا شکار ہوئے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

”تحریک جدید کے شروع میں جو بزرگ جماعت کی خدمت کرتے رہے، مَیں نے ان کے ناموں کو دیکھا تو دعا کی غرض سے اور اس لئے کہ ان کی اولادوں کو ذرا احساس ہو اور ان میں سے اگر کوئی خدمت نہیں کر رہا تو ان میں احساس پیدا ہو اور وہ بھی آئندہ آگے بڑھیں۔ تو اس تحریک کے بعد 1935ء میں شروع کا جو پہلا دستہ گیا تھا اس میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور گئے، صوفی عبدالغفور صاحب چین گئے۔ صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب جاپان گئے، چودھری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہانگ کانگ گئے، حافظ مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری جاپان، حاجی احمد خان صاحب ایاز ہنگری و پولینڈ، محمد ابراہیم صاحب ناصر ہنگری، ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین و اٹلی، مولوی رمضان علی صاحب ارجنٹائن، مولوی محمد دین صاحب البانیہ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مشورہ کر کے اور بالکل معمولی رقم دے کر جب ان کو بھیجا تھا تو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ مَیں نے (مربیان کی) جو سیلیکشن کی ہے تو صرف یہ دیکھا تھا کہ جرأت سے کام کرنے والے ہیں، لیاقت کا زیادہ خیال نہیں رکھا تھا۔

پھر دوسرا گروپ گیا جس میں ملک عطاء الرحمان صاحب فرانس، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ انگلستان، حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ، چودھری اللہ دتہ صاحب فرانس، چودھری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین، چودھری محمد اسحاق صاحب سپین، مولوی محمد عثمان صاحب اٹلی، اسی طرح ابراہیم خلیل صاحب اٹلی، غلام احمد صاحب بشیر ہالینڈ (شامل تھے)۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 نومبر 2006ء)

پاکستانی احمدیوں کی قربانیاں

پاکستانی احمدیوں کی قربانیاں اس قابل نہیں کہ ان کو ایسے ہی بغیر ذکر کئے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ پاکستانی احمدیوں کی قربانیوں کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

”آج سب سے زیادہ جان کی قربانیاں پیش کیں تو پاکستانی احمدیوں نے کیں۔ مسلسل ذہنی ٹارچر اور تکلیفیں برداشت کی ہیں تو پاکستانی احمدیوں نے کی ہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے مالی قربانیوں میں بڑھنے کے معیار کو پاکستانی احمدیوں نے قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ کامیابیوں کے آثار بڑے واضح طور پر نظر آنے لگ گئے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب راستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اُڑ جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کریں اور پیش کرتے رہیں اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کی آواز ہر دل سے نکلتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3 نومبر 2006ء)

تحریک جدید
قربانیوں کی ایک عالمگیر تحریک

انہی قربانیوں کا تسلسل قائم رکھنا اصل میں جماعتی زندگی کے لئے اشد ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”آج ہم جو دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کی ترقی کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ان پہلے لوگوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ جماعتی ترقی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انفرادی طور پر بھی اُن لوگوں کی قربانیوں کو ضائع نہیں کیا۔ اُن لوگوں نے اُس وقت جو چند آنوں اور روپوں کی قربانیاں دی تھیں۔ ان میں سے اکثر کی اولادیں آج بڑی آسودہ حال اور بہتر حالات میں ہیں، لاکھوں کما رہی ہیں۔ مالی لحاظ سے بڑی اچھی حالت میں ہیں۔ بعض ان میں سے شاید ایسے بھی ہوں گے جو تحریک جدید کے اس وقت کے بجٹ کے مطابق شاید آج کل انفرادی طور پر بھی چندہ دے دیتے ہوں۔ لیکن ان لوگوں کی قربانیاں بھلائی نہیں جا سکتیں۔ اسی لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اظہار کیا تھا کہ تحریک جدید کے جو شروع کی قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تا قیامت زندہ رکھا جائے، ہمیشہ جاری رکھا جائے اور ان کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں، اس ذمہ داری کو اٹھائیں اور ان کے کھاتے کبھی مرنے نہ دیں۔ وہ پانچ ہزار مجاہدین جو تھے ان کے کھاتے کبھی نہ مریں۔ شروع میں وہ پانچ ہزار تھے اس کے لئے دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک کی کہ ایسے لوگوں کی اولادیں کچھ ہوش کریں اور آگے آئیں اور اپنے بزرگوں کے کھاتے جو فوت ہو گئے، جنہوں نے قربانیاں دیں، ان کھاتوں کو دوبارہ زندہ کریں۔ ان کے نام رجسٹروں میں رہنے چاہئیں۔ ان کے نام کا چندہ جاری رہنا چاہئے۔ چند روپے ہی تھے وہ، لیکن ان کا نام بہرحال رہنا چاہئے اور یہ تا قیامت رہنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ان میں سے اکثریت یہ لوگ پانچ دس روپے ہی دینے والے تھے۔ ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ یہ کھاتے دوبارہ زندہ نہ کئے جا سکیں۔ ان کے نام کے چندے دوبارہ جاری نہ کئے جا سکیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ بہتوں کے حالات اب ایسے ہیں کہ ان کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کے چندے دوبارہ دینا شروع کر دیں۔ بہرحال دفتر تحریک جدید نے بھی حضور کے توجہ دلانے پر کوشش کی تھی اور ان پانچ ہزاری مجاہدین میں سے چونتیس سو کے کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے تھے، ان کے نام کے چندے دیئے جانے لگ گئے تھے۔ لیکن پھر لوگوں کی عدم توجہ کی وجہ سے یا کچھ لوگوں کے باہر نکل جانے کی وجہ سے یا اور کچھ وجوہات سے، پھر اس طرف توجہ کم ہو گئی۔ ہو سکتا ہے کہ باہر آ کے کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پہ دیتے بھی ہوں۔ لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے، وہاں درج نہیں ہوتیں اور ہو سکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جا رہی ہو۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ ریکارڈ مرکز میں ہے اس لئے ایسے بزرگوں کی اولادیں اپنے بزرگوں کے کھاتے اگر زندہ کرنا چاہتی ہیں تو وہ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تا کہ ریکارڈ درست رہے۔ کیونکہ اب جیسا کہ میں نے کہا یہ چونتیس سو جو کھاتے تھے ان میں سے بھی توجہ کم ہوتی چلی گئی ہے اور پھر یہ اب اکّیس سو کے قریب رہ گئے ہیں۔ اس لیے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لیے ٹوکن کی صورت میں ہو سکتی ہے۔ فرمایا تھا کہ پانچ

روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ واری اٹھاتا ہوں۔ میں اپنے ذمے لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ واری اٹھائیں اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد امید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی۔ تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہوسکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آرہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔ اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کا جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی۔ جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔ بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ واری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارہ میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تاکہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے۔ لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں۔ ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔

یاد رکھیں کہ یہ فیض، یہ فضل، جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کی قربانیوں کی ہی وجہ سے ہے جو آج ہم پر ہے اور آج آپ کی اس قربانی کی وجہ سے اسی طرح بڑھ کر یہ فیض اور فضل آپ کی نسلوں میں، آپ کی اولادوں میں جاری ہو جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5نومبر 2004ء)

قربانیوں کے اسی تسلسل کی بات کرتے ہوئے حضور انور نے ایک اور موقع پر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ احباب جماعت کے دل میں وہ خود جوش ڈالتا ہے کہ وہ مالی قربانی کریں۔ آج دنیا جب مالی بحران میں گرفتار ہے احمدی کو اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے کہ تمہاری عبادتیں اور تمہاری مالی قربانیاں تمہیں اس کے بداثرات سے محفوظ رکھیں گی۔ کیونکہ مومن کی نظر اپنی آخری منزل کی طرف ہوتی ہے اور ہونی چاہئے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہ دنیاوی تجارتیں اور روپیہ پیسہ کام آئے گا۔ نہ تمہاری دوستیاں کام آئیں گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کی گئی عبادتیں اور مالی قربانیاں کام آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر بڑا احسان ہے کہ احمدیوں نے اس پیغام کو سمجھا ہے۔ مالی قربانیوں کے بوجھ بعض دفعہ اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ احساس ہوتا ہے کہ بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بہت بڑی تعداد جن کو قربانی کی عادت پڑ چکی ہے وہ قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ مسجد بنائی تو بعض نے اس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ایک شخص کو مَیں جانتا ہوں جو عارضی طور پر یہاں آیا ہوا تھا، اس کے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے دے دیا اور مجھے اس سے کہنا پڑا کہ نفس کا بھی حق ہے، اس کو بھی ادا کرنا چاہئے۔

پھر تحریک جدید کا سال جن کو پتہ ہے کہ 31/اکتوبر کو ختم ہوتا ہے تو اس دن سے تیار ہو کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ کب خطبہ آئے اور مَیں نئے سال کا اعلان کروں تو ہم اپنا چندہ دیں یا وعدہ لکھوائیں۔ مَیں جانتا ہوں کہ ایسے بھی ہیں جو رقم جمع کر کے بیٹھے ہوتے ہیں کہ جب اعلان ہو تو فوری طور پر اپنے وعدے کے ساتھ ادائیگی بھی کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ادھار نہیں رکھتے۔ ایسے بھی ہیں جو یہ سوچ رکھتے ہیں کہ اگر قرض لے کر اپنی ضروریات پوری کی جاسکتی ہیں تو تحریک جدید کا وعدہ اور دوسرے چندے کیوں ادا نہیں کئے جا سکتے۔ حالانکہ نفس کا حق ادا کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔ لیکن ہر ایک کا اپنے خدا کے ساتھ علیحدہ معاملہ ہے۔ اس لئے باوجود بہت سے لوگوں کے علم ہونے کے کہ ان کی ایسی حالت نہیں ہے، میں ان کو یہ نہیں کہتا کہ چندہ واپس لے لو۔ ان کو توجہ ضرور دلاتا ہوں کہ اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا حق بھی ادا کرو۔ تو جواب ان کا یہی ہوتا ہے کہ یہی تو ہم خدا تعالیٰ سے سودا کرتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کی بیویاں بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہی ہوتی ہیں۔''

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7نومبر 2008ء)

(باقی آئندہ)

مجلس انصاراللہ لائبیریا کے
پہلے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام۔ چار کاؤنٹیز سے 153 افراد کی شمولیت

(رپورٹ: منصور احمد ناصر ۔ لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی کے اس بابرکت سال میں مجلس انصاراللہ لائبیریا کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 8 اور 9 نومبر کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی اور بومی کا دورہ کیا اور ان علاقوں کے انصار سے ملاقات کی اور اجتماع کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور اس میں شامل ہونے کی تلقین کی۔

ہر دو کاؤنٹیز میں مرکزی مبلغین مکرم جاوید احمد لنگاہ صاحب اور مکرم محمد زکریا صاحب کا بھرپور تعاون اور رہنمائی بھی حاصل رہی۔

7/نومبر شام کو Barpolu کاؤنٹی کا ایک وفد مکرم جاوید اقبال صاحب مبلغ سلسلہ کے ہمراہ پہنچ گیا۔ اس کاؤنٹی میں کچھ عرصہ قبل ہی احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسری جگہوں سے بھی وفود آنا شروع ہو گئے۔

اجتماع کا انعقاد شاہ تاج احمدیہ سکول میں ہوا۔ سکول کی یہ جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں جماعت کو خریدنے کی توفیق عطا فرمائی جو برلب سڑک شہر کے اہم علاقہ میں ہے۔

پہلا دن

پروگرام کے مطابق دوپہر دو بجے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ آغاز ہوا جب مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر ومشنری انچارج لائبیریا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب صدر مجلس انصاراللہ لائبیریا نے لائبیریا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس موقع پر احباب نے پُرجوش نعرے لگائے۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

پہلے سیشن کا آغاز تین بجے صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں ہوا۔

تلاوت قرآن کریم، اس کے انگریزی ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے انصاراللہ کا عہد دہرایا جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ آپ نے مجلس انصاراللہ کو اپنا پہلا اجتماع منعقد کرنے پر مبارکباد دی اور مجلس کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم موسیٰ برائما صاحب قائد تحریک جدید نے نظام خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر مکرم عبدالرحمٰن ماساکوئے صاحب قائد تبلیغ نے لوکل زبان Vai میں اس سیشن کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا۔

چار بجے سہ پہر سے شام ساڑھے چھ بجے تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ ان مقابلوں میں فٹبال، رسہ کشی، تین ٹانگ کی دوڑ، میوزیکل چیئرز اور کلائی پکڑنا شامل تھے۔ ٹیموں اور افراد نے ان مقابلہ جات میں اپنی کاؤنٹیز کی نمائندگی کرتے ہوئے حصہ لیا۔ اس طرح ان میں مسابقت کی روح اپنے عروج پر تھی۔ تاہم جماعتی روایات کے مطابق یہ مقابلے انتہائی نظم وضبط اور خوشگوار ماحول میں ہوئے اور ہر کسی کی دلچسپی کا باعث بنے۔ الحمدللہ۔

سات بجے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں جس کے بعد نائٹ سیشن مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مرکزی مبلغ کاؤنٹی بومی کی صدارت میں شروع ہوا۔ حاجی اسماعیل کونے لوکل مبلغ نے قرآن کریم کی تلاوت پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ زندگی پر تیار کی گئی ڈاکومنٹری کی ویڈیو ریکارڈنگ دکھائی گئی جس کے ساتھ ساتھ مکرم عبدالرحمٰن صاحب ماساکوئے، قائد تبلیغ نے Vai زبان میں وضاحت بیان کی۔

رات کے کھانے کے بعد پہلے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن کریم کا درس ہوا۔ درس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں ہر دو مبلغین نے سوالوں کے جواب دئے۔

اختتامی اجلاس

گیارہ بجے صبح اختتامی اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم محمد اینن صاحب نائب امیر ونائب صدر مجلس انصاراللہ لائبیریا نے کی اور اس اجلاس کے مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب لائبیریا تھے۔

تلاوت ونظم کے بعد خاکسار منصور احمد ناصر قائد عمومی ومال نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے ازراہ شفقت خاص اس موقع پر انصاراللہ لائبیریا کے نام بھجوایا تھا۔ اپنے پیغام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات اور رہنمائی کے سانچے میں ڈھالیں ۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سنت کی پیروی کریں۔ دنیا میں قیام امن کا حصول صرف اسلامی تعلیمات پر عمل سے ہی ممکن ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے اس مذہب کا نام اسلام رکھا ہے جس کا مطلب امن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پُرامن معاشرے کے قیام کے لئے نفرتوں کو مٹا کر محبت کا پرچار کریں۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں مزید فرمایا کہ انصاراللہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

بقیہ:حاصل مطالعہ از صفحہ نمبر 16

تعلق اور صلہ رحمی ایسی مثال ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ضرور ہے کہ یہ سب کچھ ایک ''اقلیّت'' کی ضرورت ہے مگر کیا اس میں ''مسلم اکثریت'' کے لئے کوئی پیغام نہیں ہے۔لمحہ فکریہ ہے کہ قادیانی ایک جھوٹے اور جعلی نبی پر کس قدر متّحد ہیں اور مسلمان ایک سچّے اور اصدق الصادقین کے نام لیوا ہونے کے باوجود کس قدر منتشر اور غیر منظّم ہیں۔کاش کوئی ہوتا جو اس پر غور کرتا!

حسنِ اخلاق بھی ان کی ایک اضافی خوبی ہے۔ جس سے بات کریں گے،طریقے،تحمّل اور اخلاق سے کریں گے ۔ برداشت کا مادّہ رکھتے ہیں۔اس کے مقابلے میں ''مسلمان'' بھی اپنا طرزِ عمل دیکھ لیں۔''

(صفحہ53-54)

اسی پر بس نہیں رسالہ کے مضمون نگار نے کھلے لفظوں میں یہ اقرار بھی کیا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات تک کم وبیش ڈیڑھ ہزار احمدی ہوسکے۔(صفحہ 51)

لیکن خلافت احمدیہ کے ادوار میں یہ تعداد برٹش حکومت کے خاتمہ کے بعد قیامِ پاکستان کے اوائل میں لاکھوں تک پہنچ گئی۔(صفحہ 53)

جسکی دلچسپ وجہ صاحب مضمون کے خیال میں یہ تھی کہ حکیم نورالدین بھیروی کی وفات کے بعد میاں محمود احمد (فرزند مرزا صاحب) قادیانی امت کے خلیفہ ہوئے میاں صاحب ایک ڈپلومیٹک اور شاطرانہ ذہن کے مالک تھے انہوں نے مسلمانوں کے انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلقات بڑھائے اور خاطر خواہ کامیابی حاصل کی۔''(صفحہ 52)

یہ الفاظ ایک ایسے بدقماش اور بدباطن شخص کے قلم سے نکلے ہیں جس نے کئی مقامات پر حضرت مسیح موعودؑ کی شانِ اقدس کو نہایت بے شرمی سے بازاری گالیوں کا نشانہ بنایا ہے۔بایں ہمہ ان سے سیّدنا محمود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی گئی ہے جو حضرت اقدس نے آپ کی پیدائش سے تین برس قبل کی تھی کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ101-102)

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

آسمانی عدالت کا فیصلہ

(صدسالہ جشن خلافت)

سیّدنا حضرت مسیح موعود نے قریباً ایک سو آٹھ سال قبل عیسیٰ پرست ملاّؤں کو مخاطب کرکے فرمایا۔:

''جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذّبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو''۔

(اربعین نمبر3 صفحہ 15 بحوالہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ400-401)

فتنہ پرداز مولویوں نے اس چیلنج کے بعد مسلسل 108 سال تک تحریک احمدیت کے خلاف جھوٹ بہتان تراشی ، فضولیات یاوہ گوئی اور مغلّظات کی بوچھاڑ کرنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔حتّٰی کہ عوام الناس پر اسمبلی کی قرارداد کے ذریعہ بزورِ شمشیر احمدیت سے متنفّر کرنے کا آخری شیطانی حربہ بھی استعمال کرکے دیکھ لیا لیکن خلافتِ احمدیہ کی برکت سے ان غدّارانِ اسلام کے سبھی ملکی اور بین الاقوامی ہتھکنڈے ناکام ہو گئے جس کا منہ بولتا ثبوت خلافتِ احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا بین الاقوامی جشن ہے جو کروڑوں فرزندانِ احمدیت نے دنیا بھر کے ممالک میں نہایت پُرشکوہ طریق سے منایا۔

اس طرح ایک صدی سے فریقین کے درمیان جو مقدّمہ آسمانی عدالت میں دائر تھا اس کا فیصلہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہو گیا ہے جس کی اب نہ اپیل ہوسکتی ہے نہ مرافعہ اسی اشتہار 1900ء ہی کے دوران حضرت اقدس کو الہاماً بشارت دی کہ:۔

''لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے شیر خدا نے ان کو پکڑا۔شیر خدا نے فتح پائی۔پھر فرمایا۔بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید وپائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار و روشن شد نشان ہائے من بڑا مبارک وہ دن ہوگا''۔

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ429)

حقّانیتِ حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت احمدیت پر قیامت تک کے لئے کھلا نشان

سیّدنا حضرت مسیح موعود نے اشتہار 4/اپریل 1905ء کے ذریعہ دنیائے اسلام خصوصاً اس کے تمام مذہبی راہ نماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے کمال تحدّی اور جلال سے پیشگوئی فرمائی۔

''مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو۔اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اُترے گا۔ان دونوں سے ہاتھ دھولو۔یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائینگے نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پُورا ہوا۔جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ خدا سے لڑتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ520-521)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے عہدِ خلافت میں توان مولویوں کو ایک ایک کروڑ روپے انعام دینے کا اعلان فرمایا جو مسیح کو آسمان سے لے آئے مگر ۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

مغربی اقوام کا سحر اور معجزہ اسلام کا ظہور

حال ہی میں یہ نشانِ عظیم ظاہر ہوا کہ عین ان ایّام میں جبکہ کروڑوں سرفروش احمدی اور عشّاقِ خلافت جشنِ خلافت کی لازوال خوشیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے۔مجیب الرحمٰن شامی نے ''قومی ڈائجسٹ'' کے زیرِنظر شمارہ کے صفحہ 98 تا104 میں اپنے ایک ہم مسلک اہلِ قلم کا مضمون شائع کیا ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے 1891ء کے اس نظریہ کی حرف بحرف تائید کی ہے کہ دجّال سے مراد کوئی فردِ واحد نہیں بلکہ فتنہ مغرب ہے اور فرنگی اقوام کی ایجادات اور خصوصاً تیز رفتار سواریاں اور طیّارے بالکل احادیث رسول کی صداقت کا اعلان کررہی ہیں۔

مضمون نگار نے آخر میں یہ بھی اقرار کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ کمزور ایمان والے لوگ دجّال کی خدائی پر ایمان لے آئیں گے چنانچہ عملاً ایسا ہو رہا ہے اور ''آستانہ دجّال'' پر پیشانی ٹیک دی گئی ہے۔(صفحہ 102)

حضرت مسیح موعودؑ نے جنوری 1891ء میں اپنے دعویٰ مسیحیت کی پہلی کتاب ''فتح اسلام'' میں خبردار کر دیا تھا کہ:۔

''یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک اُن کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادُوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچّے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصّہ سے مشرّف کرکے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف ودقائق ساتھ دئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بُت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے تیّار کیا ہے۔سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اُٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔''

(روحانی خزائن جلد 3صفحہ5-6)

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

''ختم نبوّت'' کے نام پر مغلّظات بکنے والوں کا عبرتناک انجام

مدیر''قومی ڈائجسٹ'' لاہور نے ۱۹۸۴ء سے اب تک اپنے معنوی باپ سائیں لال حسین اختر کا لب ولہجہ اختیار کررکھا ہے حالانکہ یہی وہ ذات شریف ہے جس کی نسبت ڈیرہ اسماعیل خاں کے مشہور اخبار ''مجاہد'' (4/مئی 1946ء صفحہ 8) نے لکھا۔:

''ختم نبوت کے مسئلہ پر عام پیشہ ور واعظین کا طرزِ بیان نہایت بازاری اور سوقیانہ ہوتا ہے جو عوام کے جذبات کو مشتعل کرکے اگرچہ واعظ کے حلوے مانڈے کا سامان کر دیتا ہے لیکن علمی تجسّس وجستجو رکھنے والے متلاشیانِ حق وصداقت کو روحانی کوفت ہوتی ہے۔پچھلے دنوں مولانا لال دین.(مراد لال حسین اختر) ڈیرہ تشریف لائے تھے ۔انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق جو کچھ کہا وہ صرف بازاری ہی نہیں تھا بلکہ غیر اسلامی بھی تھا۔کیونکہ انہوں نے اپنی صداقت کا اظہار فریق ثانی کو فحش ترین گالیاں دیکر کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو آپ مجدّد اور نبی تسلیم نہ کریں۔لیکن انہیں فحش ترین گالیاں دینے کا حق آپ کو کس شریعت کی رُو سے حاصل ہے؟

صرف یہی نہیں کہ اسلامی متانت وسنجیدگی ہی بازاری طرزِ گفتگو کی متحمل نہیں بلکہ خدائے اسلام نے واضح اور کھلے ہوئے الفاظ میں مسلمانوں کو کسی کے پتّھر کے خداؤں کو بھی برا بھلا کہنے سے پرہیز کی تلقین کی ہے چہ جائیکہ آپ ایک ایسے انسان کو فحش ترین گالیاں دیں جسکی غلامی کا حلقہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی گردن میں ہے ۔حق وصداقت کے اظہار کیلئے شریفانہ طرزِ تخاطب اور دلائل کی ضرورت ہوا کرتی گالیوں کی نہیں ۔گالیاں وہی دیتا ہے جس کے پاس دلائل کی کمی ہو۔''

یہ بدسگال اور بدقماش چنیوٹ جیسے شہر کے سب سے بڑے گندے نالے میں احراری کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر گرا اور پھر اس دنیا میں عذابِ الٰہی میں مبتلا رہنے کے بعد 11/جون 1973ء کو اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

(احراری ''لولاک'' 21/ جون 1973ء صفحہ8)

مجیب شامی کو چاہئے کہ وہ جون 2008ء میں اپنے گرو کی برسی منائے اور گندے نالے کا پانی تبرک سمجھ کر اپنے پاس محفوظ رکھ لے ۔کیونکہ اسے احراری علماء ''محافظِ ختم نبوّت'' یقین کرتے چلے آرہے ہیں۔

(لولاک 27/ستمبر 1968ء صفحہ 6)

آنحضرت ﷺ کے عاشقِ بے مثال حضرت اقدس مسیح موعودؑ ومہدی مسعود نے 15/نومبر 1895ء کو اپنے ایک اشتہار میں انتباہ فرمایا۔

''ہماری سب عزّتیں اللہ اور رسول کی راہ میں قربان ہیں اگر کسی نے ہمیں دجّال کہا یا شیطان کہا یا کافر کہا تو اگر ہم فی الحقیقت ایسے ہی ہیں تو ایسے شخص کو ثواب کا مستحق سمجھنا چاہیے۔لیکن اگر اس عالم الغیب کے نزدیک جس کی دلوں پر نظر ہے اصل واقعات اس کے برخلاف ہیں تو وہ ایسے شخص کو جو مومن کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور اپنے معاندانہ اصرار سے باز نہیں آتا بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ بے شک ریاکار شیطانی اغراض والے جو اپنے تئیں نیک اور اہل اللہ ظاہر کرتے ہیں اور اپنے کاموں میں دجل اور تلبیس رکھتے ہیں عنداللہ کتّوں سے بدتر ہیں اور اُن کا انجام بُرا ہوتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ 177-178)

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت حکیم عبدالجلیل بھیروی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22/مارچ 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت حکیم عبدالجلیل صاحبؓ ولد محترم حکیم شیخ احمد صاحب بھیروی کا ذکر خیر شائع ہوا ہے۔

حضرت حکیم عبدالجلیل صاحبؓ 1870ء میں پیدا ہوئے اور 1898ء میں احمدیت قبول کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے سفر جہلم 1903ء کے موقع پر آپ راولپنڈی سے جہلم آئے اور حضور کی خدمت میں حاضری دی۔ آپؓ کی روایت ہے کہ اُس وقت (شیخ) میاں احمد دین صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے حضرت صاحب سے کسی تکلیف کے لئے تعویذ لینے کے لئے عرض کی، حضورؑ نے فرمایا کہ میں نے کبھی کوئی تعویذ نہیں لکھا اور نہ ہی حضرت رسول کریم ﷺ نے کبھی تعویذ لکھا تھا، استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھا کریں اور میں دعا کروں گا۔

حضرت حکیم صاحبؓ ایک مخلص اور خدمت دین کرنے والے وجود تھے، ابتدائی سالوں میں بھیرہ میں آپ کی خدمات کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بھیرہ کے ایک دورہ کی رپورٹ میں آپؓ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اُس وقت آپؓ نے لنگرخانہ کے لئے چندہ بھی ادا کیا۔

پھر آپ اپنے کاروبار کے سلسلے میں بھیرہ سے راولپنڈی چلے گئے لیکن وہاں بھی احمدیت کی وجہ سے مخالفت کا سامنا تھا۔ ایسے حالات میں آپ کی طرف سے اخبار میں دعا کی درخواست بھی آتی رہی۔ ایسے مخالفانہ حالات کا ذکر جب آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں کیا تو حضورؓ نے فرمایا کہ شیخوپورہ چلے جائیں۔ چنانچہ آپ شیخوپورہ آگئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت فضل کیا اور بے پناہ برکتوں سے نوازا۔ لیکن آپؓ دینی کاموں سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ شیخوپورہ میں صدر جماعت بھی رہے۔ محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) 1940ء تا 1945ء فیصل آباد میں مربی رہے تو جب بھی وہ دورہ پر شیخوپورہ گئے تو حضرت حکیم صاحبؓ کے ہاں قیام کیا اور اُن کے اخلاص، محبت اور لطف کا ہمیشہ ذکر کیا۔ آپ کو یہ بات نہیں بھولتی کہ ایک مرتبہ آپ نے عصر کے بعد بازار سے چائے پی لی۔ جب حضرت حکیم صاحب کو اس کا علم ہوا تو اس قدر ناراض ہوئے کہ بارہا فرمایا کہ آپ نے تو ہماری ناک کاٹ دی، جن لوگوں نے آپ کو بازار سے چائے پیتے دیکھا ہوگا انہوں نے جماعت کے متعلق کیا خیال کیا ہوگا؟ آپ نے مجھے کیوں نہ فرمادیا، وغیرہ وغیرہ۔ بہت دنوں تک ناراضگی کا اظہار فرماتے رہے۔ آپ کی عمر بھی کافی تھی اور جسم بھی بھاری تھا مگر اپنی دکان کے سامنے کی مسجد میں شیخ صاحب کے غسل کے لئے خود پانی نکال کر غسل خانہ میں ڈالا کرتے تھے اور ان کی خاطر صابن، تیل، تولیہ ہمیشہ دکان پر رکھتے۔

محترم شیخ صاحب کا بیان ہے کہ حضرت حکیم صاحبؓ اور ان کی اہلیہ محترمہ دونوں بلاناغہ دو بجے تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے۔ مرکز سلسلہ کے احکام کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ اُس زمانہ میں سیرت النبی ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود اور یوم مصلح موعود کے جلسے عموماً بسوں کے اڈوں پر ہوتے تھے اور اس سلسلہ میں باوجود بڑھاپے کے وہ اکیلے حکام متعلقہ کو جاکر ملتے اور جلسوں کی منظوری اور قیام امن سے متعلق جملہ امور خود طے کرواتے تھے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آپ کی اُنیس سالہ چندے کی رقم 359 روپے ہے۔ اسی طرح جب حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک وقف جائیداد فرمائی تو آپ اُس میں بھی شامل ہوئے۔

آپ موصی تھے۔ جنوری 1947ء میں وفات پائی۔ جنازہ قادیان لے جایا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

آپکی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحب بھی ایک نیک اور پارسا خاتون تھیں۔ وہ 12 دسمبر 1958ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان 15/مارچ 2007ء میں محترم چودھری عبدالسلام صاحب درویش ابن مکرم چودھری عبدالحکیم صاحب کا ذکر خیر شائع ہوا ہے۔ آپ کی وفات 18/ستمبر 2006ء کو قادیان میں بعمر 83 سال ہوئی۔

محترم چودھری عبدالسلام صاحب درگانوالی ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور وہیں ابتدائی تعلیم پائی۔ پیدائشی احمدی تھے۔ والدہ بچپن میں فوت ہوگئیں تو چھوٹے بھائی بہن کی پرورش کے لئے آپ روزگار کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے اور پھر والد صاحب سے اُن کی زندگی میں دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی۔ تقسیم ملک کے وقت مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر آپ کے تایا نے آپ کی بہادری اور بعض خوبیوں کے پیش نظر آپ کو خود کو پیش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ آپ نے ابتدائی 313 درویشان میں شامل ہونے کی سعادت پائی اور تادم وفات عہد درویشی کو نہایت صبر، شکر اور وفا سے نبھایا۔

7 جون 1948ء کو 24 سال کی عمر میں آپ وصیت کے نظام میں شامل ہوگئے۔ 1950ء میں آپ کی شادی مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ سے ہوئی۔ آپ نہایت جری، جفاکش، بہادر اور نڈر انسان تھے۔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے جو کام بھی سپرد ہوا اطاعت اخلاص اور محنت سے سرانجام دیا اور مختلف رنگوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ قادیان میں فضل عمر پریس لگائے جانے پر اس کے پہلے مینجر مقرر ہوئے۔ ایک حادثہ میں آپ کی بائیں بازو مشین میں آکر کچلی گئی تو آپ نے بڑی ہمت اور حوصلہ وصبر سے اپنے آپ کو سنبھالا اور مشین میں پھنسی ہوئی اپنی بازو خود اپنے دوسرے ہاتھ سے کاٹ دی۔ اور یہ تکلیف نہ صرف خود برداشت کی بلکہ دیکھنے اور علاج کرنے والوں کو بھی حوصلہ دیا۔ اس کی وجہ سے آپ کی صحت کمزور ہوگئی اس کے باوجود آپ نے پریس اور بعد میں دفتر تعمیرات میں خدمات سرانجام دیں۔

آپ کو نظام جماعت، خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام سے بہت محبت وعقیدت تھی۔ نہایت مخلص، دعاگو، صابر، شاکر، صوم وصلوٰۃ کے پابند قرآن مجید کی تلاوت باقاعدہ کرنے والے اور مخلوق خدا کی ہمدردی کرنے والے شریف النفس وجود تھے۔ آپ جلسہ سالانہ کے لئے جلسہ گاہ اور پنڈال تیار کرنے کے لئے سالہا سال تک ڈیوٹی دیتے رہے۔ دیوار بہشتی مقبرہ بنانے، منارۃ المسیح میں سنگ مرمر کے سلیب لگانے اور دیگر تعمیراتی کاموں میں انتھک محنت سے خدمت انجام دی۔ باوجود ایک ہاتھ نہ ہونے کے ہر طرح کا کام خود کرلیتے اور کسی قسم کی مجبوری کا اظہار نہیں کیا۔ بہت شفیق اور ملنسار تھے۔ آپ نے دو یتیم بچیوں کی پرورش کی اور ان کی شادیاں کیں۔

تقسیم ملک سے قبل جب دہلی میں جلسہ ہوا تو آپ دہلی میں ملازم تھے۔ مخالفین کے حملہ کے وقت آپ نے عورتوں کی حفاظت میں بہادری سے نمایاں کردار ادا کیا۔ تقسیم ملک کے وقت اغوا کی جانے والی مسلمان عورتوں کو تلاش کرنے میں بھی انتہائی کوشش کی۔

آپکے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم عبدالعزیز صاحب اختر حلقہ مبارک کے صدر، انچارج سپورٹس صدر انجمن احمدیہ اور قائد صحت جسمانی انصاراللہ بھارت کے طور پر خدمات بجالارہے ہیں۔

بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بھی اپنے خطبہ جمعہ کے آخر میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

کاؤنٹ لیوٹالسٹائی اور جماعت احمدیہ

عظیم روسی مصنف ٹالسٹائی اور اُس کی تصانیف کے بارہ میں قبل ازیں ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' یکم ستمبر 2000ء اور 27/اپریل 2001ء کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں مضامین شائع ہوچکے ہیں۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20/مارچ 2007ء میں ''ٹالسٹائی اور جماعت احمدیہ'' کے عنوان سے مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کا ایک تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے۔

لیوٹالسٹائی نے مارکسی نظریات کو دنیا میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا لیکن آخر کار وہ اسلام سے متأثر ہوا۔ اُس نے سب سے پہلے عبداللہ سہروردی کی تصنیف ''منتخب احادیث'' کا مطالعہ کیا تھا اور اس سے متأثر ہوکر مزید اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرکے وہ آنحضرت ﷺ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا معترف ہوا۔

لیوٹالسٹائی 28/اگست 1828ء کو بولینا کے علاقہ باسانیا کے شہر میں ایک معمولی خاندان میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں بچپن میں فوت ہوگئی اور ابھی نو سال کا تھا تو والد کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھوپھی نے اُس کی پرورش کی۔ 1844ء میں وہ قازان یونیورسٹی میں مشرقی زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے لگا مگر وہ اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور 1851ء میں قفقاسیا جاکر ایک ملٹری اکیڈمی میں داخل ہوگیا۔ 1854ء میں ترکوں کے خلاف جنگ میں اُس نے حصہ لیا جس میں روس کو شکست ہوئی اور 1856ء میں اُس نے فوج کو خیرباد کہہ دیا۔ 1857ء تا 1861ء کے دوران اُس نے جرمنی، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ اور بیلجیم کی سیروسیاحت کی اور مفکروں، ادیبوں اور دانشوروں سے ملاقات کی۔ 1861ء میں اس نے روس کے ایک مشہور طبیب کی بیٹی سے شادی کی۔ پھر اُس کی متواتر کتب نے عوام میں ایک انقلاب پیدا کردیا۔ اِن کتب سے اُس کے بدلتے ہوئے مذہبی خیالات کی بھی عکاسی ہوتی ہے۔ 20/نومبر 1910ء کو استافو کے ریلوے اسٹیشن کے ایک کمرہ میں اُس کی وفات ہوئی۔

لیوٹالسٹائی نے ادب میں اتنی شہرت پائی کہ اس کی زندگی میں ہی برٹش انسائیکلوپیڈیا کی جلد 33 میں اُس کے حالات اور نظریات کی تفصیل شائع ہوگئی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ٹالسٹائی کے مذہبی خیالات اور نظریات کا علم ہونے پر اُس کو حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے بارہ میں 3/اپریل 1903ء کو ایک خط لکھا کہ: میں نے آپ کے مذہبی خیالات پڑھے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ یورپ اور امریکہ کے ممالک پر جو تاریکی تثلیث نے ڈال رکھی ہے، اس کے درمیان کہیں کہیں خالص موتی بھی پائے جاتے ہیں جو کہ خدائے قادر ازلی ابدی ایک سچے معبود کے جلال کے اظہار کے لئے جھک رہے ہیں۔ سچی خوشحالی اور دعا کے متعلق آپ کے خیالات بالکل ایسے ہیں جیسے کہ ایک مومن مسلمان کے ہونے چاہئیں۔ میں آپ کے ساتھ ان باتوں میں بالکل متفق ہوں کہ عیسیٰ مسیحؑ ایک روحانی معلم تھا۔ (اس کے بعد قبر مسیح کا ذکر کیا اور پھر لکھا:) اس تحقیقات کا اشتہار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کیا ہے جو کہ توحید الٰہی کے سب سے بڑھ کر محافظ ہیں اور جن کو خدائے قادر کی طرف سے مسیح موعود ہونے کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔...... وہ سب جو اس مسیح پر ایمان لائیں گے خدا کی طرف سے برکتیں پائیں گے۔ پر جو کوئی انکار کرے گا اس پر غیور خدا کا غضب بھڑکے گا۔ میں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/جولائی 2007ء میں مکرمہ اے۔آر بدر صاحبہ کی ''فضائل قرآن کریم'' کے حوالہ سے ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

قرآن وہ مجموعۂ انوارِ خدا ہے
ظلمت کو جہاں میں جو ٹھہرنے نہیں دیتا
ہے نجم ھدیٰ کفر وضلالت کی شبوں کا
جو اپنے مسافر کو بھٹکنے نہیں دیتا
یہ حسن کی وہ کان کہ جو اپنے سحر سے
گرویدہ و عاشق کو نکلنے نہیں دیتا
بےکل سا کئے دیتی ہے گو نارِ مصائب
مومن کو مگر اس میں یہ جلنے نہیں دیتا

آپ کو ایک علیحدہ پیکٹ میں خدا کے اس مقدّس بندے کی تصویر بمعہ یسوع کی قبر کی تصویر کے روانہ کرتا ہوں۔ آپ کا جواب آنے پر میں بخوشی اَور کتابیں آپ کو ارسال کروں گا۔

ٹالسٹائی کی طرف سے اس خط کا 5/جون کا لکھا ہوا جواب یہ ملا: آپ کا خط بمعہ مرزا غلام احمدؑ صاحب کی تصویر اور میگزین ریویو آف ریلیجنز کے پرچے کے ملا۔ وفات عیسیٰ کے ثبوت اور اس کی قبر کی تحقیقات میں مشغول ہونا بالکل بے فائدہ کوشش ہے۔ ہمیں معقول مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے اور اگر مرزا احمد صاحب کوئی نیا معقول مسئلہ پیش کریں گے تو میں بڑی خوشی سے اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میگزین میں مجھے دو مضمون بہت ہی پسند آئے یعنی گناہ سے کس طرح نجات مل سکتی ہے۔ اور آئندہ زندگی کے مضامین خصوصاً دوسرا مضمون مجھے بہت پسند آیا۔ نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ان مضامین میں ظاہر کئے گئے ہیں......۔

حضرت مفتی صاحبؓ نے اُسے دوبارہ تفصیل سے لکھا کہ مسیح کی کیا ضرورت ہے اور قبر مسیح ناصری کا مشتہر کرنا کس واسطے ضروری ہے۔ آپؓ کے ساتھ اُس نے اتفاق کیا اور بہاء اللہ اور بابی مذہب کے متعلق دریافت کیا جس کا مفصل جواب اسے لکھا گیا۔

ٹالسٹائی کو ریویو کا جنوری 1902ء کا شمارہ بھجوایا گیا تھا جس میں یہ مضمون شامل تھا: How to get rid of the bondage of sin.۔

اس کے علاوہ مارچ، اپریل اور جون تا ستمبر کے شمارے بھجوائے گئے تھے جن میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا انگریزی ترجمہ قسط وار شائع ہوا تھا۔ ٹالسٹائی نے یہ مضمون پڑھ کر لکھا: The ideas are very profound and very True۔

ٹالسٹائی کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کتابی صورت میں نہیں ملی تھی کیونکہ اس کا انگریزی ترجمہ 1910ء میں لندن سے شائع ہوا تھا۔

مولانا ظفر علی خاں کے والد منشی سراج الدین صاحب بانی اخبار ''زمیندار'' نے حضرت مفتی صاحبؓ اور ٹالسٹائی کی خط وکتابت کا ذکر کرنے کے بعد لکھا:
''قرآن شریف کی تعلیم تو ساری معقول ہے امید ہے کہ مرزا صاحب اس کی معقولیت کاؤنٹ کے ذہن نشین کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اکثر مسلمان مرزا صاحب کے مکفر یا سخت مخالف ہیں مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت اسلام بھی کر رہا ہے''۔ (اخبار زمیندار 16 اگست 1906ء)

اسی طرح ایڈیٹر اخبار ''سیٹٹینل'' رانچی لکھتے ہیں: ''قادیان کے نور وبرکت کی حد بندی کرنے کی ضرورت نہیں۔ تمام دنیا اس کو براہ راست یا بالواسطہ جانتی ہے۔ کچھ عرصہ بیشتر یہ مقام زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا لیکن اکسٹھ سال پہلے ایک روحانی کیفیت اس تہذیب کے لحاظ سے پسماندہ جگہ میں ظاہر ہوئی۔ اس کا ظہور مرزا غلام احمد کے وجود میں ہوا۔ کاؤنٹ ٹالسٹائی روسی مفکر بھی ان لوگوں میں تھے جو آپ کے افکار عالیہ سے سیراب ہوئے۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جو شخص قادیان سے کلام کر رہا ہے وہ کوئی معمولی فانی انسان نہیں۔ فی الحقیقت دنیا کے تمام مفکرین نے جن کو آپ کی کتب اور تعلیم کے مطالعہ کا موقعہ ملا آپ میں معجزہ اور حقیقی راحت واطمینان پایا۔ آپ نے دنیا پر ظاہر کیا کہ وہ خلیج جو خالق اور مخلوق کے درمیان وسیع ہوگئی اس کو پاٹنا آپ کی زندگی اور بعثت کا مقصد ہے۔ (14 جولائی 1951ء)

ٹالسٹائی کے ایک ڈاکٹر دوست ڈی بی ماکوفینسکی نے چھ برس ٹالسٹائی کے ساتھ گزارے۔ اس کی کتاب ''ٹالسٹائی کے ساتھ گزارے ماہ وسال'' (1904ء تا 1910) کی چار جلدیں ہیں جو 1979ء میں ماسکو سے شائع ہوئی۔ اس میں ٹالسٹائی کے افکار ونظریات کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے۔ اس کا نظریہ ہے کہ مذاہب میں زندگی کے صاف ستھرے راستے متعین کئے گئے ہیں مگر بُعد زمانہ اور لوگوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے ان کی شکل کو بگاڑ دیا ہے۔

فینسکی لکھتا ہے: ''13/مارچ 1909ء کو ٹالسٹائی نے اپنے دوستوں کو کہا کہ میں نے ایک ایسی ماں کا خط وصول کیا ہے جس کا کہنا ہے کہ ''اس کے بچوں کا باپ مسلمان ہے اور وہ عیسائی ہے اس کے دو بیٹے ہیں ایک طالب علم ہے اور دوسرا فوجی آفیسر اور دونوں ہی دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے بضد ہیں''۔ اس مقام پر روسی ادیبہ اندر یافنا کہتی ہے کہ ''ممکن ہے کہ اس کے دونوں بیٹے اس لئے مسلمان ہونا چاہتے ہوں تا کہ شرعی طور پر ایک سے زائد شادیاں کر سکیں''۔ ٹالسٹائی جواباً کہتا ہے کہ اس میں کیا حرج ہے، ہمارے معاشرہ میں بھی ایک سے زائد شادیاں کی جاتی ہیں۔......مجھ پر یہ بات ظاہر ہوچکی ہے کہ محمد (ﷺ) عیسائیت سے بہت بلند ہیں......وہ انسان کو الٰہ کا درجہ نہیں دیتے اپنے اور الٰہ کے درمیان فرق رکھتے ہیں۔ مسلمان خود کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں نہ کوئی کجی ہے اور نہ کوئی ترش راز''۔

صوفیہ نے سوال کیا کہ کونسا دین افضل ہے عیسائیت یا اسلام؟ تو ٹالسٹائی کا جواب تھا: ''میری حد تک یہ امر واضح ہے کہ اسلام افضل ہے ہر لحاظ سے''۔

اس کے بعد ایک طویل خاموشی کے بعد ٹالسٹائی نے کہا: ''جب ہم عیسائیت اور اسلام کا موازنہ کرتے ہیں تو اسلام کو عیسائیت سے بلند اور ترقی یافتہ دین پاتے ہیں......اسلام نے میری بہت مدد کی ہے۔''

ٹالسٹائی نے عبداللہ سہروردی کی کتاب ''منتخب احادیث'' سے احادیث مبارکہ پر مشتمل ایک مجموعہ بھی ترتیب دیا تھا۔ یہ کتاب 1909ء میں بوسرینڈک ادارہ نے شائع کی تھی۔ اگرچہ ٹالسٹائی کی تمام کتب بار بار شائع ہوتی رہیں اور دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم بھی ہوتے رہے مگر یہ مجموعہ احادیث دوبارہ شائع نہیں ہوا۔ یہ کتاب 2005ء میں ترکی زبان میں ترجمہ ہوکر استنبول سے شائع ہوئی ہے۔

روسی فالاریا بروہوفا کے مطابق ٹالسٹائی نے مذہب پر غور وفکر کے نتیجہ کے بعد آخری عمر میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس بات کا ثبوت اس طرح بھی ملتا ہے کہ ٹالسٹائی نے اپنی موت سے قبل وصیت کی تھی کہ اسے ایک مسلمان کی مانند دفن کیا جائے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹالسٹائی کی قبر پر عیسائی عقیدے کے مطابق صلیب نہیں لگائی گئی تھی۔

ٹالسٹائی کی وفات کے بعد روس کیمونزم کے غلبہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ٹالسٹائی کے نظریات سے متاثر ہوکر روسی کسان ہڑتالیں کر رہے تھے اس لئے ٹالسٹائی کے قبول اسلام کی خبر کو چھپانے کے لئے روسی حکومت نے بہت کوشش کی۔ اسی لئے بعد میں آنے والی حکومتوں نے بھی ٹالسٹائی کے قبول اسلام کو چھپانے میں ہی عافیت سمجھی۔

......❀......❀......❀......

حضرت میاں محمد عبداللہ صاحبؓ عرف پروفیسر

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/مارچ 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب نے اپنے مضمون میں حضرت میاں محمد عبداللہ صاحبؓ کا ذکر خیر کیا ہے۔

حضرت محمد عبداللہ بیگ صاحبؓ عرف پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ صاحب مغل قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ یوپی کے رہنے والے تھے اور بڑے بڑے سرکسوں کے مالک تھے۔ چونکہ شعبدہ بازی اور مداریوں کے کرتب وغیرہ جانتے تھے اس لیے آپؓ کا نام پروفیسر پڑگیا تھا۔ آپؓ کی بیعت کا سال معلوم نہیں۔ بیعت کے بعد آپ کی طبیعت میں بہت تبدیلی آئی اور اپنے کرتبوں اور سرکسوں کو چھوڑ دیا۔ اس وقت آپؓ کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا۔ اور ان کی یہ حالت تھی کہ مہمان خانہ میں بیٹھ جاتے اور کوئی لڑکا آتا تو اُسے سیربین دکھاتے اور وہ آنہ یا دونّی دیدیتا اور اس میں گذارہ کرلیتے۔ کچھ عرصہ تک وہ پھیری کا کام بھی کرتے رہے۔

آپؓ کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کے لیے بہت غیرت تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کئی بار اس واقعہ کا ذکر فرمایا کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعودؑ سے شکایت کی کہ پروفیسر صاحب بڑے تیز مزاج ہیں اگر کوئی ان کے سامنے حضورؑ کو بُرا بھلا کہے تو وہ اسے گالیاں دینے لگ جاتے ہیں اور مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ جب پروفیسر صاحب قادیان آئے تو حضورؑ نے ان سے اس بارہ میں پوچھا اور فرمایا کہ آپ کو صبر اور تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نرمی کی تعلیم دی ہے، سختی کی تعلیم نہیں دی۔ یہ سنتے ہی ان کا چہرہ سرخ ہوگیا اور کہنے لگے میں یہ بات ماننے کے لیے بالکل تیار نہیں۔ آپ کے پیر (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کو اگر کوئی برا بھلا کہے تو آپ فوراً اُس سے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوجاتے ہیں اور مجھے کہتے ہیں صبر کرو۔ پھر آپ نے حضورؑ کے وہ فارسی شعر پڑھے جو حضورؑ نے لیکھرام کی بدزبانی کی وجہ سے لکھے تھے: (ترجمہ) ''اے مخاطب! اگر تُو محمد رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرتا ہے تو جان لے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا تعالیٰ نے ایک تلوار بھی دی ہوئی ہے، تُو اس سے ڈر اور اگر تجھے یہ خیال ہے کہ اس زمانہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کی کوئی کرامت نہیں تو محمد رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کے پاس آ اور ان سے کرامت دیکھ لے''۔

جس دن حضور کا وصال ہوا اس دن آپؓ بھی لاہور میں ہی تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب نے آپ کو ہی خبرِ انتقال کی تاریں دینے کے لیے بھیجا تھا۔

1916ء میں دہلی میں جماعت احمدیہ نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مرکز سے کئی بلند پایہ بزرگوں نے جاکر خطاب فرمایا۔ حضرت عبداللہ صاحبؓ بحیثیت منادی تشریف لے گئے اور جلسہ سے قبل شہر میں خوب تشہیر کی۔ 1917ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ انگلستان تشریف لے گئے تو بمبئی بندرگاہ پر الوداع کرنے والوں میں آپؓ بھی شامل تھے۔ بمبئی میں بھی آپ نے بہت محنت سے تبلیغ کی۔

آپؓ خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی موصیان میں سے تھے اور وصیت نمبر 266 تھا۔ آپؓ نے 2/اپریل 1919ء کو پانی پت میں وفات پائی۔

......❀......❀......❀......

حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 17/مارچ 2007ء میں حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ آف پیرکوٹ کے مختصر حالاتِ زندگی شاملِ اشاعت ہیں۔

حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ کھوکھر قوم کے زمیندار تھے اور موضع پیرکوٹ ضلع حافظ آباد میں تقریباً دوسوا ایکڑ زمین کے مالک تھے۔ آپؓ عربی اور فارسی علوم کے ماہر اور فن طبابت میں ایک حاذق طبیب تھے۔ پھر ذاتی وجاہت اور حسن اخلاق کی وجہ سے آپ اس تمام علاقہ میں بڑے بارسوخ اور عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے خسر تھے۔

آپؓ دعویٰ مسیحیت سے پہلے ہی حضرت مسیح موعودؑ کے دوست تھے۔ جب ''براہین احمدیہ'' کا پہلا اشتہار شائع ہوا تو اس وقت آپ مظفرگڑھ میں ابتدائی بندوبست کے تاریخ نویس تھے۔ چنانچہ آپؓ اور آپؓ کے دیگر دوستوں نے کتاب کی پیشگی رقم قادیان روانہ کی۔ ''براہین احمدیہ'' میں درج معاونین کی فہرست میں آپؓ کا نام موجود ہے۔ قدیم تعلق کی وجہ سے آپؓ اول فرصت میں حضور کی بیعت میں داخل ہوگئے۔ حضورؑ جب اپنی شادی کے لئے دہلی تشریف لے گئے تو اس موقع پر حضورؑ نے جن احباب کو اپنی برات میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی ان میں ایک آپؓ بھی تھے لیکن کسی معذوری کی وجہ سے آپ شامل نہ ہوسکے۔

آپؓ کی نظر موتیا کی وجہ سے بعد میں خراب ہوگئی تھی۔ آپ نے حضورؑ کی خدمت میں دعا کے لئے تحریر فرمایا۔ چنانچہ حضور اقدسؑ نے آپ کے لئے اور اسی عارضہ سے معذور دو اَور دوستوں کے لئے دعا کی۔ خدا تعالیٰ کی حکمت کہ حضورؑ کو خدا کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ دعا مولوی صاحب کے حق میں قبول نہیں ہوئی مگر دوسرے دو افراد کے لئے قبول ہوگئی ہے۔ حضور نے جب حضرت مولوی صاحب کو اس منشائے ایزدی سے مطلع فرمایا تو ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص کی دونوں آنکھوں کی بینائی کھو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کے لئے صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کا وارث بناتا ہے۔ اس کے بعد اگرچہ آپ کے دوستوں اور رشتہ داروں نے کئی دفعہ اپریشن کرانے کے لئے کہا مگر آپ نے پھر آنکھوں کا علاج نہیں کرایا اور نہایت صبر واستقلال سے اس تکلیف کو برداشت کرتے رہے۔

آپ ایک مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ صلہ رحمی، اطاعت والدین، ہمدردی مخلوق اور اکرام ضیف جیسے اعلیٰ اخلاق سے متصف تھے۔ صلہ رحمی کا جذبہ یہاں تک بڑھا ہوا تھا کہ اپنی ذاتی اور زرخرید جائیداد میں اپنے تینوں بھائیوں کو بھی برابر کا حصہ دار بنایا ہوا تھا۔ تبلیغ کا بھی جوش تھا اور آپؓ کے اخلاق حسنہ دیکھ کر اکثر رشتہ داروں اور علاقے کے دیگر افراد نے احمدیت قبول کرلی تھی۔ آپؓ کے پانچ بیٹے بھی اصحاب احمدؑ میں شامل تھے۔

آپؓ نے 17 مارچ 1904ء کو وفات پائی۔ بعد میں ایک موقع پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا: ''منشی جلال الدین (آف بلانی ضلع گجرات یکے از 313 وفات 1902ء۔ ناقل) بھی بڑے مخلص تھے اور ان کے ہم نام پیرکوٹ والے بھی۔ دونوں میں سے ہم کسی کو ترجیح نہیں دے سکتے۔''

......❀......❀......❀......

Muslim Television Ahmadiyya

Weekly Programme Guide

13th February 2009 – 19th February 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 13th February 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:10	Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare various dishes.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th February 1997.
02:35	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:20	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 7th July 1998.
04:25	Moshaairah: an evening of poetry
05:20	MTA Travel: a documentary featuring a visit to the Al Hambra Palace, Spain.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor recorded on 21st January 2007.
08:05	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 37.
08:30	Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:15	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 19th January 1996.
10:20	Indonesian Service
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion on the life and character of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00	Tilawat & MTA News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:15	Dars-e-Hadith
14:25	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Spotlight
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 37 [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	American History of Natural History
23:00	Urdu Mulaqa'at: recorded on 19/01/1996. [R]

Saturday 14th February 2009

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20	Le Francais C'est Facile: lesson no. 37.
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th February 1997.
03:05	Friday Sermon: rec. on 13th January 2009.
04:20	Spotlight
05:20	American Museum of Natural History
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Friday Sermon: recorded on 24/12/2004.
08:00	Seerat Sahabiyat
08:50	Friday Sermon
09:50	Indonesian Service
10:45	French Service
11:25	Attractions of Australia: a travel programme featuring a visit to Springbok National Park.
12:00	Tilawat & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:10	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 14th February 2009.
16:30	Friday Sermon: rec. on 24/12/2004 [R]
17:30	Attractions of Australia
18:00	MTA News
18:30	Arabic Service: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:15	Persecution: a programme about the persecution of Ahmadi Muslims in Pakistan [R]
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday 15th February 2009

00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th March 1997.
02:35	Friday Sermon: rec. on 13/02/2009.
03:40	Seerat Sahabiyat
04:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 9th August 1986. Part 2.
05:30	Attractions of Australia: a travel programme featuring a visit to Springbok National Park.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 14th February 2009.
08:20	MTA Travel: programme featuring a visit to the Niagara Falls.
09:00	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 24th December 2004.
12:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad 13th February 2009.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 15th February 2009.
16:25	MTA Travel [R]
16:50	Learning Arabic: lesson no. 5
17:25	Friday Sermon recorded on 24/12/2004.
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:20	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 16th February 2009

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	MTA Travel: programme featuring a visit to the Niagara Falls.
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th March 1997.
02:40	Friday Sermon recorded on 13th February 2009.
03:45	Learning Arabic: lesson no. 5
04:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st May 1998.
05:05	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Children's class with Huzoor recorded on 14th December 2008.
08:05	Le Francais C'est Facile
08:30	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 29th December 1997.
09:40	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 26th December 2008.
10:35	Spotlight: an address delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of 'Financial sacrifices' on the occasion of Jalsa Salana Qadian 2006.
11:05	Medical Matters: a health programme.
12:00	Tilawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Friday Sermon
15:00	Spotlight [R]
15:35	Children's Class [R]
16:50	French Mulaqa'at: Recorded on 29th December 1997. [R]
18:00	MTA News
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35	MTA International News
21:25	Children's Class [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:25	Spotlight [R]

Tuesday 17th February 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 21
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th March 1997.
02:45	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 15th February 2008.
03:40	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 29th December 1997.
04:45	Medical Matters: A health programme
05:25	Spotlight: an address delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of 'financial sacrifices'.
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Children's class with Huzoor, recorded on 18th January 2009.
08:10	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998. Part 1.
09:15	An English discussion programme on Hadhrat Khalifatul Masih I (ra).
10:10	Indonesian Service
11:10	Sindhi Service
12:10	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10	Bangla Shomprochar
14:10	Jalsa Salana Ghana 2008: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 17th April 2008.
15:00	Children's Class [R]
16:10	Question and Answer Session
17:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon.
20:30	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:15	Jalsa Salana Ghana 2008 [R]
23:00	An English discussion programme on Hadhrat Khalifatul Masih I (ra). [R]

Wednesday 18th February 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 28.
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th March 1997.
02:45	Question and Answer Session
04:00	An English discussion programme on Hadhrat Khalifatul Masih I (ra).
05:10	Jalsa Salana Ghana 2008
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's class with Huzoor, recorded on 26th May 2007.
08:05	The Second Advent of Khilafat: An Urdu discussion programme on the period of Khilafat of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra) and Hadhrat Khalifatul Masih II (ra).
09:25	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th April 1998. Part 1.
10:15	Indonesian Service
11:10	Swahili Muzakarah
12:05	Tilawat & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd August 1984.
14:55	Jalsa Salana speeches: speech delivered by Zavi Bukhari on 'the blessings of Khilafat'. Recorded on 29th July 2000.
15:20	Shamail-e-Nabwi: programme on the life of the Holy Prophet (saw).
16:00	Children's Class[R]
17:10	Question and Answer Session [R]
18:10	Dars-e-Hadith [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th March 1997.
20:35	MTA International News
21:05	Children's Class [R]
22:05	Jalsa Salana Speeches [R]
22:25	Shamail-e-Nabwi [R]
23:05	From the Archives [R]

Thursday 19th February 2009

00:00	Tilawat & MTA News Review
00:55	Hamaari Kaenaat
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th March 1997.
02:35	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:45	Attractions of Australia
04:10	The Second Advent of Khilafat
05:30	Jalsa Salana Speeches
06:05	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 27th May 2007.
08:20	English Mulaqa'at: Recorded on 30th April 1994.
09:20	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
10:15	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilaawat & MTA News
12:15	Bangla Shomprochar: Bengali translation of Friday sermon delivered on 13/02/2009.
13:55	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. on 08/07/1998.
15:00	Huzoor's Tours [R]
15:55	English Mulaqa'at: Recorded on 30th April 1994. [R]
16:55	Moshaairah: an evening of poetry
18:00	MTA News [R]
18:30	Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	MTA International News
21:10	Tarjamatul Qur'an Class: Rec. 08/07/1998 [R]
22:15	Al Maaidah [R]
22:45	Bustan-e-Waqfe Nau [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London
22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 16 Friday 06 February , 2009 Issue No. 06

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

آنحضرت ﷺ کا آفتابِ صداقت اوررسالہ ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ کی شرمناک جسارت

رسالہ ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ لاہور کا کثیر الاشاعت اورمشہور رسالہ ہے جوعرصہ سے مجیب الرحمٰن شامی کی زیرصدارت چھپتا ہے ۔ یہ واحد رسالہ ہے جس نے فرعونِ وقت ضیاء کی کاسہ لیسی اور پرستاری کے ریکارڈ قائم کردئے۔حتی کہ اس کے بدنام زمانہ مخالف احمدیت آرڈیننس کے جواز کی سند فراہم کرنے کے لئے 1984ء میں 258 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر شائع کیا جس کے سرورق پر حضرت مسیح موعودؑ کی جعلی تصویر شائع کر کے خبث باطن کا مظاہرہ کیا۔پھر دیباچہ میں اپنے سیاہ کار ہونے کا اقرار کیا ۔یہ رسالہ جو فقط الیاس برنی ،مودودی اور ابوالحسن ندوی جیسے عدوّانِ اسلام واحمدیت کے شر انگیز مضامین کا ملغوبہ تھا جس کے صفحہ صفحہ پر آنحضرت ﷺ کے فرزند جلیل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی صادق آتی تھی:

’’کیا تم فجر کے قریب آفتاب کو نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتابِ صداقت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اوّل صفحہ 116)

وہ پیشوا ہمارا جس ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

مکفّرین کے رسالہ میں مندرج جملہ اعتراضات کے مکمل و مدلّل جوابات کئی بار جماعت احمدیہ شائع کر کے اتمامِ حجّت کر چکی ہے جس کے سامنے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں دوسرے ان سب اعتراضات سے گستاخانِ رسول یعنی بد سگال پادریوں اور آریوں کی خبیثانہ ذہنیت کی بدبو آتی ہے کیونکہ ان سے انہی کے انداز واسلوب کی عکّاسی ہوتی ہے۔

اسی رسالہ نے حال ہی میں جون 2008ء کے شمارہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ذات اقدس کے متعلق ایک پُر افتراء مضمون شائع کیا ہے جو صد سالہ جشن خلافت کی شوکت وعظمت سے بوکھلاہٹ کا نتیجہ ہے۔لیکن مسیح موعودؑ کے خدا کے جلال اور قدرت کا نظّارہ دیکھئے کہ دونوں رسالوں میں تصرّفِ الٰہی نے دشمنانِ احمدیت ہی کے قلم سے تحریک احمدیت کی تائید کے نقارے بجادئے ہیں جیسا کہ حسبِ ذیل سطور سے عیاں ہوگا۔

احمدیہ علمِ کلام کی فتح

حضرت مسیح موعود کا مشہور شعر ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اب ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ قادیانیت نمبر صفحہ 228۔284 میں منقول ابوالحسن ندوی صاحب کا حسبِ ذیل اعترافِ حق مطالعہ فرمایئے۔:

’’اِس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورّخ اورکوئی مصلح نظر انداز نہیں کرسکتا، یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالمِ اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی ۔اس کے جلو میں جو نظامِ تعلیم تھا، وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی روح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی ، وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی ۔ عالم اسلام ، ایمان، علم اور مادّی طاقت میں کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس نوخیز و مسلّح مغربی طاقت کا آسانی سے شکار ہو گیا ۔ اس وقت مذہب میں (جس کی نمائندگی کے لئے صرف اسلام ہی میدان میں تھا)اور یورپ کی ملحدانہ اور مادّہ پرست تہذیب میں تصادم ہوا ۔ اس تصادم نے ایسے نئے سیاسی ،تمدّنی ،علمی اور اجتماعی مسائل پیدا کر دیئے ،جن کو صرف طاقتور ایمان ، راسخ وغیر متزلزل عقیدہ ویقین، وسیع اور عمیق علم ، غیر مشکوک اعتماد واستقامت ہی سے حل کیا جاسکتا تھا۔اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقتور علمی وروحانی شخصیّت کی ضرورت تھی ، جو عالَمِ اسلام میں رُوحِ جہاد اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر دے ، جو اپنی قوّتِ ایمانی اور دماغی صلاحیّت سے ، دین میں ادنیٰ تحریف وترمیم ......کے بغیر اسلام کے ابدی پیغام اور عصرِ حاضر کی بے چین رُوح کے درمیان مصالحت و رفاقت پیدا کر سکے اور شوخ وپُرکشش مغرب سے آنکھیں ملا سکے۔

دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا ۔ اس کے چہرے کا سب سے بڑا داغ وہ شرک بھی تھا جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا ۔قبریں اور تعزیئے بے محابا پُج رہے تھے ۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جاتی تھی ۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔خرافات اور توہّمات کا دور دورہ تھا۔ یہ صورت حال ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضا کر رہی تھی ، جو اسلامی معاشرہ کے اندر کی جاہلیّت کے اثرات کا مقابلہ اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے، جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید وسنّت کی دعوت اور اپنی پوری قوّت کے ساتھ اَلاَ لِلّٰہِ الدینُ الخالص ُکا نعرہ بلند کرے۔

اسی کے ساتھ بیرونی حکومت اور مادّہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوس ناک اخلاقی زوال رونما تھا ۔ اخلاقی انحطاط فسق وفُجور کی حدتک ،تعیّش واسراف نفس پرستی کی حد تک ، حکومت و اہلِ حکومت سے مرعوبیّت ، ذہنی غلامی اور ذلّت کی حد تک ، مغربی تہذیب کی نقّالی اور حکمران قوم (انگریز) کی تقلید کفر کی حدّ تک پہنچ رہی تھی ، اس وقت ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی ، جو اس اخلاقی وذہنی انحطاط کی بڑھتی ہوئی رَوکو روکے اور اس خطرناک رُجحان کا مقابلہ کرے، جو محکومیت وغلامی کے اس دور میں پیدا ہو گیا تھا۔

تعلیمی وعلمی حیثیت سے حالت یہ تھی کہ عوام اور محنت کش طبقہ دین کے مبادی واوّلیات سے ناواقف اور دین کے فرائض سے بھی غافل تھا۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ شریعتِ اسلامی ،تاریخِ اسلام اور اپنے ماضی سے بے خبر اور اسلام کے مستقبل سے مایوس تھا۔اسلامی علوم رو بہ زوال اا اور پُرانے تعلیمی مرکز عالَمِ نزع میں تھے۔ اس وقت ایک طاقتور تعلیمی تحریک اور دعوت کی ضرورت تھی ۔ نئے مکاتب و مدارس کے قیام ، نئی اور مؤثر اسلامی تصنیفات اور نئے سلسلہ نشر واشاعت کی ضُرورت تھی ، جو اُمّت کے مختلف طبقوں میں مذہبی واقفیت ۔ دینی شعور اور ذہنی اطمینان پیدا کرے۔‘‘

شاعرِ مشرق اور مُلّا کے لئے لائیسنس کی تجویز

حضرت علی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ کے مولوی بدترین خلائق ہوں گے (مشکوٰۃ کتاب العلم) یہی وجہ ہے کہ علماءِ زمانہ آج تک مسیح الزمان کی تکفیر وتنقیص پر کمر باندھے ہوئے ہیں ۔حالانکہ تحریک احمدیت سے ان کا بنیادی اختلاف صرف نظریہ حیات ووفاتِ مسیح میں تھا اور ہے۔

حضرت اقدس نے بذریعہ اشتہار فرمایا۔:

’’ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتابِ الٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدّت دراز سے بقید حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیالِ باطل کے دور ہو جانے سے صفحہ دنیا یک لخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکہ توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں لیکن میں نے حال کے مولویوں کو خوب آزما لیا وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور درپردہ مخلوق پرستی کے مؤیّد ہیں‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ223)

شاعر مشرق علاّمہ سر محمد اقبال جہاں آخر عمر میں نظریہ وفات مسیح کی معقولیت کے قائل ہو گئے وہاں انہوں نے برٹش ہند کے مسلمانوں کے سامنے تجویز پیش کی کہ ملاّؤں کو لگام دینے کے لئے لائسنس جاری کئے جانے چاہیں یہ تجویز ’’ قومی ڈائجسٹ‘‘ قادیانیت نمبر 1984ء کے صفحہ 231 میں بایں الفاظ موجود ہے۔

’’ باقی رہا علماء کے لئے اجازت نامے کا لائسنس لینے کا معاملہ تو مَیں کہہ سکتا ہوں اگر مجھے اختیار حاصل ہو جائے تو یقیناً اسے اسلامی ہند میں جاری کر دوں قصّہ گو مُلاّ ہی عام مسلمانوں کی حماقت کا بڑا سبب ہیں انہیں قوم کی مذہبی زندگی سے خارج کر کے اتاترک نے وہ کارنامہ سرانجام دیا جس سے ابن تیمیہ یا شاہ ولی اللہ کا دل خوش ہو جاتا۔‘‘

خلافت احمدیہ کے شیریں ثمار کا واضح اعتراف

ماہنامہ ’’قومی ڈائجسٹ‘‘ جون 2008ء میں ’’احمدی جماعت کی خوبیاں‘‘ کے زیرعنوان لکھا ہے۔

’’ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے‘‘ کے فلسفہ کے قائلین و مبلّغین احمدیہ جماعت میں بے شمار محاسن اور خوبیاں تلاش کیے ہوئے ہیں ۔ سب سے بڑی خوبی اس جماعت کا نظم واتّحاد اور اطاعتِ امیر ہے۔ یہ بھی کہ وہ اپنی کمیونٹی کے افراد کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں اور ان کے لئے بہت آگے تک نکل جاتے ہیں ۔ ان کا ایک مرکزی سیکرٹری ہے جس میں ہر شخص کی الگ فائل ہے ، جس میں اس کے تمام کوائف مندرج ہیں ۔ پیدائش واموات کی رجسٹریشن ہوتی ہے اور شادی بیاہ کے فیصلے مرکزی دفاتر کی منظوری سے ہوتے ہیں۔ جماعت غرباء جماعت کی ضرورتوں کا بے حد خیال رکھتی ہے ۔ اور اس جماعت سے وابستہ افراد حلیم الطبع ، شریف النفس اور ہر کسی کے کام آنے والے ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

بادی النظر میں یہ تمام بہترین اوصاف ہیں اور فی زمانہ مسلمانوں کی چند ایک تنظیموں کے سوا تمام دینی تحریکیں ان سے تہی دامن ہیں۔مگر عمیق نظری سے دیکھا جائے تو یہ تمام اوصاف احمدی جماعت کی مجبوری ہیں۔(وجہ یہ کہ بیعت کی چھٹی شرط یہ ہے کہ’’ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا‘‘ ناقل)....بہر حال قادیانی جماعت کی تنظیم ،اتحاد واتفاق ، اطاعتِ امیر اپنی کمیونٹی کے ساتھ وفاداری ، باہمی ربط وتعلّق اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ، ضرورتوں کا خیال ، اہل حاجت کی امداد ونصرت اور شادی بیاہ کے معاملات میں معاونت وہ خوبیاں ہیں جن کا انکار ممکن نہیں اور انہی کی بنیاد پر مرزائیت بطور کمیونٹی اب تک خود کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔

مرزائی اپنی کمیونٹی کے لیے تمام حدود پار کر جانے کا جذبہ رکھتے ہیں۔وہ جس خلوص اور اہتمام کے ساتھ اپنی جماعت کو ’’ عشر‘‘ ادا کرتے ہیں اور اسے لازمی فریضہ خیال کرتے ہیں۔کسی ’’ مسلمان‘‘ کو کبھی اس کی توفیق نہیں ہوئی ۔’’ مسلمان‘‘ تو اپنے ہی بھائی بندوں کے درپے آزار اور باعثِ مصیبت بنے ہوئے ہیں۔مگر ان کے مقابلے میں قادیانیوں کا باہمی ربط و

باقی صفحہ نمبر 11پر ملا حظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد